جام جہان نما

چوتھی جلد

فائدہ

طلبا مدارس احاطہ پنجاب کے لئے

حسب الحکم

جناب کپتان فلر صاحب بہادر

ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن ممالک پنجاب وغیرہ

سنہ ۱۸[illegible]ع

مطبع سرکاری دارالخلافت لاہور میں باہتمام

پنڈت اجودھیا پرشاد مہتمم کے چھپی

جام جہان نما
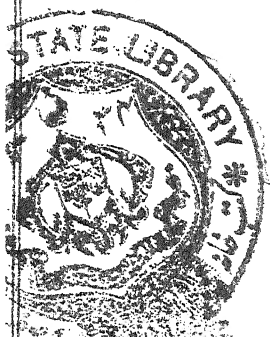
چوتھی جلد

برہما

یہ ملک جو ایشیا کی سمت گوشہ مشرق و جنوب ہندوستان کے مشرق ہی ۹ درجے سے
۲۶ درجی عرض شمالی تک اور ۹۲ درجی سی ۱۰۴ درجی طول شرقی تک چلا گیا ہی اصل نام اوس ملک کا وہان
کی آدمی مرنما پکارتی ہین اور برہما برمہا اور بربما وغیرہ جملہ اوسی مرنما کی خرابی ہی جانب مغرب اوسکے
ہندوستان اور خلیج بنگالہ اور سمت مشرق اوسکی سرحد ملک کمبوج جسی انگریز کمبوڈیا کہتی ہین
اور ملک چین سی ملحق ہی جانب شمال اوسکی چین ہی اور جنوب سیام اور دریای شور اور ملاکا ہی
طول اوسکا قریب اکہزار میل و عرض قریب چہ سو میل وسعت تخمیناً ۱۹۴۰۰۰ میل مربع شمار
کیجاتی ہی آدمی اوسمین فی میل مربع ۷۴ یعنی ۱۴۰۰۰۰۰۰ آباد ہین جانب جنوب یعنی سمندر کے
کنارے تو اس ملک مین میدان ہی لیکن حصہ شمالی مین بالکل جنگل اور کوہستان ہی دریاؤن مین
ایراوتی سب سی زیادہ مشہور ہی وہ تبت کی مشرق سی نکلکر ۱۸۰۰ میل بہنی کی بعد کئی شعبی
ہوکر سمندر سی ملتی ہی اوسمین کشتی بہت دور تک چلتی ہی اور اوسکی پانی سے کنارے کی زراعت
کو بھی فایدہ کثیر ہی امرپورہ کی متصل چودہ میل طول مین ایک جھیل نہایت عمیق ہے

اور اوسکی چوپایہ ہاتھی بہیا اور وں سے کہ ہوتے ہیں نہایت دلچسپ خوشنما معلوم ہوتی ہیں اور مخلوقات جنگلی بھی
وہاں بہت افراط سے پیدا ہوتی ہیں اور اسی کا ٹہ صرف ہے چار پایہ اسکا بہت نرا سا ہوتی ہیں ویسا گھوڑے
صرف ترکاری ہی ورا چاہ بناتی کہ صرف ہیں لاتی ہیں سالوں کی جنگلوں میں بہت سا اوسی بانس
وہاں ہوتے ہیں کہیں کہیں بہت ہوتا ہے کہ ہیں جنکا دو دو فٹ کا بھی ہیں بہت سا شہد ایک ایک
کا جنگل بیچ بیچ میں رکھا ہے لیکن گینڈا اوس ولایت بہر میں کہیں کہیں نہیں تھان ہے اوسکا میں
سونا چاندی یاقوت سیلم ہوتا ہے اور انکا سیسہ سرمہ گندہک ہرتال سنکہیا کہربا کوئلا
اور کئی قسم کی قیمتی پتھر کثرت سے نکلتی ہیں آمر پورہ کی قریب سنگ مرمر کی بہت عمدہ
کہان ہے لیکن اوس پتھر سے بجز دیوتاؤں کی مورت کی اور کچھ نہیں بنتی پایا سب سے
زیادہ روپیہ اون کہان کی چیزوں میں راجا کو نفت یعنی مٹیا تیل سے وصول ہوتا ہے
لوگ اوسکو زمین سے بیس تیس ہاتھ گہرے کوئی کہود کر نکالتی ہیں وہ وہان چراغ
روشن کرنیکی کام میں آتا ہے موسم وہاں بھی ہندوستان کی سی ہیں مگر اعتدال
کی ساتھ یعنی نہ تو وہاں کبھی زیادہ سردی پڑتی ہے اور نہ کبھی سخت گرمی ہوتی
ہے دار السلطنت وہاں کا امرپورا جسے انگریز آوا اور وہاں والے رتن پور کہتے
ہیں ۲۱ درجہ ۵۴ دقیقے عرض شمالی اور ۹۶ درجہ طول شرقی میں آیراوتی
کی بائیں کنارے آباد ہے اوسکی شہر پناہ دس گز بلند اور نہایت عمیق اور

اور بعرض خندق سی محصور ہی قلعہ مربع ۴۰۰ گز طول مین اور چوبیس سو گز عرض
مین ہی مکانات بالکل چوبی ہین خشتی سوا ہر اجاگر اور کوئی نہین بناتی یا پاشہر مین ایک
مندر بودہ مذہب کا نہایت خوبصورت اور عالیشان ہی اور اس مندر کی درمیان
ایک مورت گوتم کی آٹھ گز بلند ایک سنگ مرمر کی بیٹھی ہوئی بنی ہی آدمی اوسکی
قریب ۳۰۰۰۰ کی آبادی مین لوگ وہانکی خوش دل تیز مزاج اور بصبر کر ہوتے ہین
ہندوستانیون کی طرح سست اور مجہول نہین ہوتی عورات وہانکی شرم حجاب
نہین کرتین اور گہر کا سب کام اور محنت اونہین کے ذمہ ہی مرد مفت سی بیٹھے پان
چبایا اور حقہ پیا کرتے ہین درحقیقت اون عورات کی زندگی لونڈیون اور باندیون
سی بھی بدتر ہی علاوہ محنت مزدوری کے وہان کے لوگ اپنی بہو بیٹیون سی کسب بھی
کروالتی ہین اور اس بات سی شرم نہین کہاتی بلکہ جو عورت جسقدر زیادہ روپیہ پیدا
کرلاتی ہی اسیقدر اپنی گہر والون مین نام پاتی ہی صورت شکل مین وہان کی آدمی
چینیون سے مشابہ ہین عورات گوری ہوتی ہین لیکن بھدی مرد پست قد گٹھیلے
حجامت نہین بناتی ریش و بروت کی بال نہ نوچ لیسے او کہاڑتے ہین صرف سر مسی مرد
وزن دو نو لگاتی ہین شادی صغرسن مین نہین کرتے اور ایک عورت سی زیادہ
نہین بیاہتے مذہب بدہہ کا رکھتی ہین جان کشی اوس مذہب کی خلاف ہے

لیکن وہ لوگ بلا تامل گوشت مچھلی کھاتے ہین اور شراب بھی نوش کرتے ہین تناسخ
کے معتقد ہین اور اپنے مردون کو آگ مین جلاتے ہین زبان اون لوگون کی مشکل ہے اور
کسی دوسری سے نہین ملتی حرف بھی اونکے گول گول خاص ایک طرح کے ہین اور
مثل ہندی بائین سے داہنے طرف لکھے جاتے ہین کتابین اونکی تاڑ کے پتے پر سطور
رہتی ہین اور گاہ گاہ سوئی کے تیرون سے بھی لکھتے ہین کتابین نظم و نثر دونو
قسم کی اوس زبان مین بکثرت ہین اور کئی اونکی دینی کتابین بیچ اکرث
زبان مین لکھی ہین ملمع کا کام وے لوگ خوب کرتے ہین اور فلزات اور ظروف
گلی اور پارچہای ریشمی اور سنگ مرمر کی تصاویر اور جہاز بھی خوب بناتے
ہین بجای روپے پیسے کے وہان قرص نقرئی اور سربی رائج ہین آمدنی بیرونی
مین بانات انگریزی کپڑے سلاح ظروف فلزات اور رومال ریشمی بہت
صرف ہوتے ہین نکاسی کے مال مین ساگون وغیرہ قیمتی لکڑیون کی وہان بھی
پیدائش ہے سوای ازین وے لوگ روئی کہربا اور ہاتھی دانت جواہر الوان
اور ایک قسم کی چڑیون کے آشیانے جو اوس ملک والے بڑی رچ سے کھاتے
ہین چینیون کو دیتے ہین اور بالعوض اوس کے ریشم ظروف فلزات مخمل روپے اور
طبق طلائی اونسے لیتے ہین عملداری یہان راجا کی ہے تحصیل مین وہان کا راجا جو کچھ

ی ملک مین پیدا ہوتا ہے اور جو کچھ کہ باہر سے آتا ہے جملہ کا دہ یک لیتا ہے اور وہان کا یہ
آئین ہے کہ جب کوئی لڑائی ہنگامہ آپڑے تو ملک کے تمام مرد راجا کی خدمت مین حاضر ہوویں
اسلیئے بھی جہت سے وہان کا راجہ لشکر عظیم پیدا نہین لا سکتا ہے لیکن اپنی جماعت دہقانی کو ہم فوج
نہین کر سکتی جنگی کشتیان بھی وہانکی راجا نے بہت سی طیار کر رکھی ہین اونپر اکثر
کار طلائی کیا ہوا ہے اور پانی مین بہت ہی سرعت سے چلتی ہین اگرچہ دہرم شاستر
تو وہان بھی ہنود کا جاری ہے لیکن معاملات اور مقدمات مین نہایت بی انصافی
ہوتی ہے ایسا کوئی مجرم نہین جو بقدر مقدور نذرانہ داخل کرنے سے رہائی
نپا سکے یہ بھی اوس ملک کا آئین ہے کہ جو بات متعلق راجا کے کہی جاتی اوسکے
ساتھ لفظ طلا کا ضرور استعمال کرنا چاہیے مثلا ہمکو کہنا ہے کہ راجا کے
کان تک یہ بات پہونچی یا راجا کی ناک مین عطر کی خوشبو گئی تو ضرور کہنا پڑیگا
اکہ سونے کے کان تک یہ بات پہونچی اور سونی کی ناک مین عطر کی خوشبو
گئی وہانکی راجا کا نشان ہنس ہے سب سے زیادہ تعجب کی بات اس ملک مین یہ
ہے کہ راجا کی سواری کا جو سپید ہاتھی ہے اوسکا بھی مرتبہ راجا کے برابر
سمجھا جاتا ہے اوس ہاتھی کا دربار جدا ہی لگتا ہے اور اوسکے دیوان وزیر منشی
متصدی نقیب چوبدار علیحدہ نوکر ہین جو ایلچی وکیل کاردار وغیرہ راجا کے دربار

تین بنائی ہین اونکو اوس ہاتھی کے روبرو بھی مجرا بجا لا کر نذر گذراننی پڑتی ہے اور اوسکے
رہنے کا مکان راجا کی محل سے کچھ کم نہین ہے دونون مخمل کی مسند اوسکی استراحت کے واسطے
بچھائی جاتی ہی اور سونے کے مرصع برتنون مین اوسکا کھانا پینا ہوتا ہی عطردان پاندان اور
پیکدان بھی اوسکے روبرو رہتا ہی وہان کا راجا آدمی کے کمتر ہی اور اوسکے منھہ مین
رومال کی لگام دیکر بطور گھوڑے کے سوار ہوتا ہی کہتے ہین کہ اوس ملک کے پہلے راجا
گنگدہ یعنی بہار سے وہان گئی تھی اور سب بات کو وہی لوگ کچھہ کم اڑہائی ہزار سال گذرے
بناتی ہین ۱۸۲۳ء مین سرحد کے سبب اون لوگون کی زیادتیون کے قریب
۵۰۰۰ سپاہیون کی سرکاری فوج کی یورش ہوئی تھی اور دو سال تک برابر
لڑائی ہوتی رہی ہرچند بسبب ناسازی اور ہاتھی ملک ہونیکے فوج سرکاری کو نہایت
سختیان اوٹھانی پڑین لیکن آخرکار رعب دشمن کے آدمیون کو شکست دیتی ہوئی
اور نشان فتح اوڑاتی ہوئی آوا سے کل دو منزل کے فاصلے پر ینڈابو مین داخل
ہوئی تب ناچار راجا نے صلح کا پیغام بھیجا سرکار نے بھی اوس سے جرمانہ کے
طور پر ایک کروڑ روپیہ خرچ جنگ اور ٹیناسیرم یعنی مولمین کا علاقہ دوام
کے لئے بدین قرار کہ پہر کبھی راجا برہما سرحد پر کچھہ زیادتی نکرے اور
رعایا ی سرکاری سے جو اوسکی ملک مین تجارت کے لئے جاوے سوائے

محصول بمعمولی کے اور کچھہ زیادہ طلبی نکرے لیکر اپنی فوج اوسکے ملک سی ہٹالی
سنہ ۱۸۵۱ع مین وہانکی راجا کے سر مین پھر خارش ہوئی یعنی جب بر خلاف عہد
نامہ کے اوسکے ناظم نے رنگون مین سرکاری رعایا کے جہازیون کو تنگ کرکے
اونسے زبردستی روپئے لیے اور گورنر جنرل بہادر نے اون جہاز والون کا روپیہ
واپس کروانی کے لئے اور اوس ناظم کو سزا دینے کے واسطے راجا کو خط لکہا تو
اوسنے دو مین سے ایک کام بھی نہ کیا ناچار سرکار نے فوج بھیجی اور وہ
ملک بھی سمندر کے کنارے کا جو آرا کان اور تنا سرم کے درمیان
اوسکے قبضے مین تھا اپنے دخل مین کرلیا نہ اوسکے پاس سمندر کے کنارے
کوئی جگہہ رہیگی نہ وہ پہر سرکاری جہاز والون پر زیادتی کرسکیگا بالآخر
برہما مین آرا کان تو سرکار کے پاس پہلے ہی سے تہا اور تنا سرم
سنہ ۱۸۲۵ کی لڑائی مین لیا تہا اب اسملک نو یعنی رنگون پیگو وغیرہ کے
ہاتہہ آنے سے ملک برہما کا حصہ مشرق چٹ گانو سے لیکر تنا سرم
کی حد تک خلیج بنگالہ کے کنارے بالکل سرکار انگریزی کا ہوگیا یہ
سرکاری برہما تین کمشنریون مین منقسم ہے شمال آراکان کی کمشنرے
جنوب تنا سرم کی اور درمیان مین پیگو کی اور ان کمشنریون

کی ماتحت ڈپٹی کمشنر ہیں آکراگان کا کمشنر آکراگان سے دو سو میل گوشہ مغرب جنوب آکیاب میں رہتا ہے مولمین کا کمشنر آکراگان سے چار سو میل جانب جنوب مایل سمت گوشہ شرق و جنوب مولمین رہتا ہی اور پیگو کا کمشنر آکراگان سے تین سو میل سمت جنوب پیگو میں رہتا ہے پیگو سے ساٹھہ میل جنوب ایراوتی کے دہنے کنارے رنگون میں ایک مندر سوئی قم دیو کا ہشت پہل ۳۶۱ فٹ بلند بنا ہی اور اوسکے چوٹی پر چھتری آہنی ملمع طلائی پچاس فٹ کی گھیر کا چڑھا ہی یہ بول مثل تودہ مٹی دیکھہ گنبد کی اندر سے بند ہی اور دروازہ اوس میں کہیں نہیں ہے *

سیام

یہہ ملک جسکو برہمہا کی آدمی سیام اور شان کہتے ہیں ۱۰ درجے سی ۱۶ درجی عرض شمالی اور ۹۶ سی ۱۰۵ درجی طول شرقی تک چلا گیا ہے حدود اوسکے سمت شمال و مغرب برہما جانب جنوب سیام کی کہاڑی اور طرف مشرق کمبوج سے ملحق ہے قریب ۶۵۰ میل طویل اور قریب ۳۶۰ میل عرض وسعت میں ۵۰۰۰ میل مربع آبادی فی میل مربع ۱۶ آدمی

کی حساب سے ۵۰۰۰۰ ۴ ۴ ۲ ۲ آدمی کی یہ ملک دو پہاڑونکی درمیان ایک بڑا میدان ہے
اور اوسکی بیچ مین تینتم ندی بہتی ہی برسات مین اکثر جگہہ دلدل ہوجانیکی باعث آب وہوا
وہانکی خراب رہتی ہی لیکن زمین بار آور جو جو چیزین بنگالہ مین پیدا ہوتی ہین وے
سب یہان بھی ہوسکتی ہین بلکہ چاول تو اس قدر اچھا ہی شاید تمام جہان مین کہین
پیدا نہوتا ہوگا سواے اسکی الاچی دارچینی تیج پات گول مرچ اور اگر بھی بہت
ہوتا ہے میوہ جات مین منگوستین آم سے بھی زیادہ لذیذ ہے اِسنے بڑہ کر دنیا
مین کوئی میوہ بہتر نہین ہوتا گیدڑ اور خرگوش اوسملک مین معدوم ہین کہان سے
وہان ہیرا نیلم یاقوت سیم لوہا رانگا سیسا تانبا اور سرمہ نکلتا ہی اور ندیون کا
بالو دہونے سے سونا بھی ملتا ہی مقناطیس کا وہان ایک پہاڑ ہی دار السلطنت
اسملک کا بینکاک ہی وہ شہر ۱۳ درجہ ۴۰ دقیقہ عرض شمالی اور ۱۰۱ درجے
۱۰ دقیقہ طول شرقی مین تینتم ندی کے دونو کنارون پر بسا ہی بازار وہانکا
بالکل پانی کے اوپر ہے بانس کے بیڑے بناکر اونہین پر دوکان دار رہتے ہین
اور اپنا مال بیچتے ہین بلکہ مکان بھی جو لوگ ندی کے کنارے بناتے ہین تو زمین سے
بانس و شہتیرین گاڑ کر اتنا بلند کرتے ہین کہ برسات مین طغیانی دریا سے
غرق نہوجاوین مکان سب کاٹہہ کے ہوتے ہین اور اونمین جانے کے لیے سیڑہی

ضرور چاہئیے اوس شہر مین سڑک بالکل نہین ہی لوگ گہوڑے گاڑیون کے عوض ایک ایک چہوٹی سی کشتی اپنے گہرونمین باندہ رکہتے ہین اوسی سے سب کام نکلجاتا ہے آبادی اِس شہر کی قریب ۔۔۔ ۱۴ آدمی کے ہی نامی بندر اِس شہر کا دو سو فٹ بلند ہوگا چلن اور مذہب اِسملک والون کا برہما کے آدمیون سے بالکل ملتا ہی ناخن یہہ لوگ نہین ترشواتی اور حلیم اونکی اگر بیمار کو آرام نہو تو اُس سے کچہہ بہی نہین لیتی زبان انکی جدا ہے اور گانے بجانے کا بڑا شوق رکہتے ہین یہ لوگ تجارت کیواسطی اپنے ملک سی باہر نہین جاتے غیر ملک کے آدمی باہر سے بھی مال لاتے ہین اور وہانکا بہی مال باہر لیجاتے ہین راجا خود تجارت کرتا ہے بدون اوسکی اجازت کے رانگا ہاتہی دانت سیسہ وغیرہ کا کوئی بہی سودا نہین کرسکتا وہانکے آدمی سونے کے طبق خوب بناتے ہین اور بڑی ہہلی باروت بہی اپنے کام لائق بنا لیتے ہین یہانکا راجا لڑائی کیواسطی اپنی رعیت کو اوسی طرح جمع کرسکتا ہی جسطرح برہما مین دستور ہی +

ملاکا کا جزیرہ نما

جسی وہان کے لوگ ملیہ دیش کہتے ہین ایک درجہ ۲۲ دقیقی عرض شمالی سے

لیکر ۹ درجی تک چلا گیا ہی وہ تین طرف دریائی شور سی گھرا ہی اور چوتھی طرف یعنی
شمال کو اوسی گرا نام گردن زمین تنہ نہا کے ملک سی ملا ہی طول اوسکا
قریب ۸۰۰ میل اور عرض قریب ۲۰۰ میل ہوویگا اسملک مین چھوٹے چھوٹے
کئی راج ہین لونگ جایفل گول مرچ صندل بسیار ہی اور چاول وہان افراط
سی ہوتا ہی منگوستین میوجات کا بادشاہ ہی بہیڑ بیل اور گھوڑی کم ہوتے ہین پہاڑین
بہت رانگا کہان سی نکلتا ہی اور ندیونکا بالو دہونے سے سونا بھی ملتا ہی آب وہوا
معتدل اور خاص ملاکا کے ضلع کی تو بہت ہی خوب اور امراض سی پاک ہے
اکثر صاحب لوگ بیماری ہین وہان ہوا کھانے جاتے ہین لیکن زمین بارآور
نہین ہے آدمی وہانکے ملائی کہلاتی ہین اور لوٹ مار مین نہایت چالاک
اور دلیر ہین سمندر مین جاکر جہازونکو لوٹ لیتی ہین سوائے اس کے کینہ بھی
دلمین از بس رکھتی ہین اور جب کبھی گھات پاتی ہین دشمن سے عوض لئے
بدون نہین رہتی مسافرون کے ساتھہ اکثر دغا کرتے ہین لیکن سب ایک سے
نہین ہین کتنی ہی ادمین سچے اور با اخلاق بھی ہوتے ہین پہاڑونمین ایک
قوم صحرائی اسطرح کی آباد ہی کہ اوسکی صورت حبشیون سی ملتی ہے رنگ سیاہ
ہونٹھ موٹی ناک چپٹی بال گھونگھر والے مگر قد مین بہت ہی پست ڈیڑہ گز سے

زیادہ بلند نہین ہوتے ننگ دھڑنگ جنگلونمین بہرا کرتے ہین اور بیخ و بن و ثمر صحرائی
یا شکار سے اپنا شکم پر کرتے ہین اسملک کی آدمی قمار بازی بہت کرتے ہین خصوص
مرغ کی لڑائی مین یہانتک کہ اپنی جورو لڑکے اور بدن سے کپڑے ہار جاتے ہین
افیون بہت کہاتی ہین اور بعض وقت اُسکی نشہ مین دیوانے ہنکر بڑی خرابیان
کرتے ہین حاکم وہانکا سلطان کہلاتا ہے قوم کا سُنّی مسلمان ہی سنہ ۱۲۰۶ع تک
وہانکی راجا ہندو تھی زبانمین اُنکی بہت سی الفاظ عربی اور سنسکرت کی مشتمل ہین
اور حرف اونکی عربی سے موافق ہین جہاز اور کشتیان وے لوگ بہت خوب
بناتی ہین لونگ جائفل کالی مرچ موم سیدیسا گو رانگا ہاتھی دانت وہان سے
ملکون کو جاتا ہی اور افیون ریشم وغیرہ وہان باہر سے آتا ہے دار السلطنت
وہانکا ملاکا ہی ۲ درجہ ۱۴ دقیقہ عرض شمالی اور ۱۰۲ درجہ ۱۲ دقیقہ طول شرقی
مین دریای شور کی کنارہ پر آباد ہی یہ شہر خاص ملاکا کے ضلع کے ساتھ سرکار کے
قبضہ مین ہے وسعت اوس ضلع کی قریب ۸۰۰ میل مربع کے ہوویگی سنہ ۱۵۱۰ع
مین اوسے پرتگال والون نے مسلمانون سے لیا تہا سنہ ۱۶۴۱ مین اوسے
ڈچ لوگون نے فتح کیا اب سنہ ۱۷۹۵ سے انگریزون کے قبضہ مین ہے ملاکا
کے گوشہ مشرق و جنوب ۱۲۰ میل کے تفاوت سی سنگاپور اور گوشہ مغرب

وشمال ۲۰۲ میل کے فاصلے سے پولو پینانگ یہ دونو جزیرے بھی سرکار انگریزی
کے دخل مین اور ملاکا کی گورنری کے تابع ہین سنگہہ پور ۲۶ میل اور پینانگ ۱۵ میل
طول مین ہے سنگہہ پور کی آب وہوا بہت خوب ہی انگریز پینانگ کو ویلس کے شہزادے
کے نام سے پکارتے ہین اور ہندوستانی ان جزیروں کو کالا پانی کہتے ہین یہاں سے
گنہگار قیدی قید رہنے کے لئے ان جزیرونمین بھیجے جاتے ہین بسبب خوبی آب و
ہوا کتنے ہی صاحب لوگ وہان جا رہے ہین اور بہت کوٹھیان اور بنگلے بن
گئے ہین ✣

کوچین

دہانکی بادشاہ کے قبضے مین تین ملک ہین کوچین ٹانکنگ یا انیم اور
کمبوج جسے انگریز کمبوڈیا کہتے ہین کمبوج ۸ درجے سے ۱۵ درجے عرض شمالی
تک اور کوچین ۸ درجے سے ۱۰ عرض شمالی تک اور ٹانکنگ ۱۸ درجے
سے ۲۳ درجے عرض شمالی تک ۱۰۵ اور ۱۰۷ درجے طول شرقی کے درمیان میں
چلا گیا ہے جانب شمال اوسکے چین ہے جنوب اور مشرق سمندر جانب مغرب اوسکے
سرحد سیام برہما اور چین سے ملی ہے وسعت ان ملکون کی قریب ڈیڑہ لاکھ ۱۵۰۰۰۰
میل مربع کے ہے اور آبادی فی میل مربع ۹۳ آدمی کے حساب سے

۱۳۹۵۰۰۰۰ آدمی کی ہے اس ولایت مین میدان اور پہاڑ دونون ہین ندی سب
مین بڑی کمبوج کی ہے چین کے ملک سی نکلکر سات سو کوس بہنے کے بعد دریائے
شور مین گرتی ہی پیداوار اُس وہان بھی اونہین ملکون کی سی ہوتی ہے کہ جنکا بیان اوپر
لکھا گیا ہی وہان بہت کم ہل بہینسون سے چلاتے ہین اور بھیڑ اور گدھا بالکل نہین
ہوتا ہاتھی بہت بڑی ہوتے ہین کہان سے لوہا چاندی اور سونا نکلتا ہی زمین بار آور
ہی سال مین دو فصلین ہاتھی پیدا ہوتی ہین ہیئو وہان کے بادشاہ کا دار السلطنت
ایک ندی کے کنارے پر آباد ہی اور قلعے کے درمیان بہت عمدہ بادشاہی محل اور ایک
مندر بنا ہی کہتی ہین کہ وہ قلعہ بہت مضبوط ہی اور ۲۰۰۰۰ ہزار توپین اوسپر چڑہی ہوئی
ہین آدمی وہانکی پست قد اور گٹھیلی اور چالاک اور مضبوط ہوتے ہین پایجامہ پگڑی
اور نصف رانون تک کی لمبی آستین والی کرتے پہنتے ہین بال لمبے اور جوڑے
کی طور پر بندہی رہتی ہین عورتین سر پر ٹوپی رکھتی ہین جوتا کوئی نہین پہنتا محنت
کا کام اکثر عورات کی حصّے مین آتا ہی یہان تک کہ بیچاریان ہل جوتتی ہین اور کشتی
کہیتی ہین مستی سے دانت کالی اور پان سے ہونٹھہ لال مرد اور عورت دونو رکہتے
ہین ہاتھی کا گوشت یہہ لوگ بہت مزے سے کہاتے ہین زبان وہان کی چین سے
ملتی ہے اور مذہب بدھہ کا مانتے ہین جب کسی کا کوئی مرتا ہے تب اوسے

دو برس تک صندوق مین بند کرکے گھر مین رکھتے ہین اور ہمیشہ اوسکے سامھنے کا نا

سجانا ہوا کرتا ہی بھوگ بھی چڑہاتے ہین اور لوگ بھی اوسکی زیارت کو آتے ہین پھر

دو برس بعد اُسکو بڑی دہوم دہام سے زمین مین گاڑتے ہین کاریگر وہان کے

چینیون کیطرح بہت چالاک اور ہوشیار ہین خصوص ریشم طیار کرنے مین آمدنی

وہان نبات چھینٹ شورا گندھک سیسا چائی ریشم افیون اور گرم مصالح کی ہے

اور نکاس وہان سے ریشم گہاس کے کپڑے صدف کی چیزین چٹائی ہاتھی دانت

لکھکڑا آبنوس دارچینی وغیرہ کا ہوتا ہی فوج وہانکی بادشاہ کی قریب پچاس ہزار کے

ہوگی سوائی زین جب ضرورت ہو تو وہ اپنے ملک کے تمام آدمی اٹھارہ برس سے ساٹھہ برس

تک کی عمر کی بیگار مین چاہے جس خدمت پر بھیج سکتا ہی اور آدمی وہان کے بلا اجازت بادشاہ

کی اپنے ملک سے کہین باہر نہین جاسکتے کسی زمانی مین یہہ ملک چین کے بادشاہ کی تابع تھا

چین

سابق مین اِسملک کے درمیان ضلع ضلع کے علیحدہ علیحدہ راجا تھے اور ہمیشہ باہم خود مالڑا بھڑا

کرتے پہلا بادشاہ جسنے اون سب چھوٹے چھوٹے راجاؤن کو اپنے قابو مین کرلیا چین ہتو اُن تی

تھا کہ جسکو قریب دو ہزار برس کے گذرتے ہین اسی بادشاہ کی اولاد خاندان چینی کہلائی

اوراسی خاندان سے وہ ملک چین کہلایا وہان والون کے تلفظ مین یہ لفظ تسین ہو کر جسکو
عرب والی صین بولتے ہین اور انگریز چائنا کہتے ہین یہ ملک ۲۱ درجے سے ۵۵ درجے
عرض شمالی تک اور ۷۰ درجے سے ۱۴۲ درجے طول شرقی تک چلا گیا ہے اوسکی جانب مغرب
تورانِ مشرق یا آسی فک سمندر جانب شمال ایشیائی روس اور سمت جنوب ہمالیہ کا پہاڑ
برہما اور کوچین کا ملک ہے طول اوسکا مشرق سے طرف مغرب قریب ۳۰۰۰ میل
کے اور عرض شمالی سے جنوب کو قریب ۲۰۰۰ میل کے ہے اور وسعت کچھہ کم وبیش
۵۰۰۰۰۰ میل مربع ہوگی اگرچہ حقیقت مین اس وسعت کے درمیان چار
ملک آباد ہین یعنی اصلی چین تبت تاتار جسکو تاتار چین اور منچوریا چین
بھی کہتے ہین اور کوریا کا جزیرہ نما لیکن ایک بادشاہ کے ماتحت رہنے سے
اب یہ ایک ہی نام سے یعنی ملک چین پکارے جاتے ہین اصلی چین طرف
شمال تاتار سے ملا ہے اور اوسکے جانب مشرق اور جنوب پاسیفی فک
سمندر کی کھاڑیان ہین نام اونکا پیچیلی اور چین کی کھاڑی ہے اور جانب
جنوب کوچین اور برہما سے اور مغرب برہما اور تبت سے گھرا ہے
اور ۲۰ سے ۴۱ درجے عرض شمالی تک اور ۹۷ درجے ۴۲ دقیقے سے
۱۲۲ درجے ۵۳ دقیقے طول شرقی تک چلا گیا ہے اوسمین ۱۸ صوبے ہین بہت بڑے

اونمین صوبہ بنگالہ سے بھی بڑے اور زیادہ آباد ہین تبت ہمالیہ کے جانب شمال
ہی اوس پہاڑ کے دامن مین ۸۱ درجہ سے لیکر ۱۰۰ درجے طول شرقی تک اور ۲۸
درجے سے ۳۵ درجے عرض شمالی تک چلا گیا ہی وہ طول مین مشرق سے مغرب قریب
۱۳۰۰ میل کے اور عرض مین شمال سے جنوب قریب ۴۵۰ میل کے ہے تاتار جو
۳۵ درجے سے ۵۵ درجے عرض شمالی تک اور ۲۷ درجے سے ۱۴۴ درجے
طول شرقی تک چلا گیا ہی قریب ۲۵۰۰ میل کے مطول اور ۱۰۰۰ میل عریض ہوگا
جانب شمال آلتائی کا پہاڑ اوسکو روس سے علیحدہ کرتا ہی جنوب تبت ہے
مغرب کی طرف توران واقع ہی اور مشرق کیطرف اصلی چین اور دریائے شور سے
گھیرا ہی کوریا کا جزیرہ نما سو اصلی چین کے گوشہ مشرق و شمال مین ۳۴ اور
۴۳ عرض شمالی اور ۱۲۴ اور ۱۳۰ طول شرقی کے درمیان مین واقع ہے
قریب ۷۰۰ میل کے مطول اور ۲۰۰ میل عریض ہوگا اور تین طرف سمندر سے
اور چوتھی یعنی جانب شمال تاتار سے گھیرا ہی سوا اوسکے اون ملکون کے بہت سے جزیرے بھی
قریب ہی تابعی ملک سمندمین فارموسا اور لیوکیو وغیرہ وہان کے بادشاہ
کے دخل مین ہین یہانتک کہ اوسکی رعیت اوسکو خوش آمد کی راہ سے
دنیا اور جزیرون کا مالک پکارتی ہے یہہ ملک دنیا کے تمام ملکون سے

زیادہ آبادی ہی تیس کروڑ آدمی اوسمین بستی ہین کہ جو دنیا کی آبادی کا تیسرا حصہ ہوتا ہے
اور فی میل مربع ۲۶۰ آدمی پڑتے ہین لیکن اس تیس کروڑ سی تبت تاتار
اور کوریا مین پورے کروڑ بھی نہین بستے اور اصلی چین کی آبادی فی میل
مربع ۲۷۷ آدمی کی قیاس کرتے ہین یہ سلطنت اتنی قدیم ہی کہ اوسکی ابتدا سے
کوئی بھی صحیح خبر نہین دیتا انگریز لوگ خیال کرتے ہین کہ طوفان سے تھوڑے
ہی دنون بعد یہ سلطنت قائم ہوئی ہندو کے شاستر وغیرہ مین بھی اسملک کا چرچا بہت
جگہہ لکھا ہی اور دوسری قومون کی قدیم کتابون مین بھی جہان کہین اوسکا بیان
ہی بزرگی اور عزت ہی کی ساتھہ کیا ہی اسملک کے آدمی کشتکاری کرنا اور ریشم
بنانا قدیم الایام سے جانتی ہین مقناطیس کا اثر انہین لوگون سے ظاہر کیا تحصیل علم
مین یہ لوگ بہت دل دیتی ہین گانو گانو مین بادشاہ کیطرف سی مدرسے مقرر ہین اونمین
لکھنا پڑہنا حساب اور علم اخلاق سکھلایا جاتا ہے اور لڑکون کو آٹھہ برس کی عمر ہوتے
ہی اونکے ماباپ وہان بھیج دیتی ہین اوسملک مین غریب اور امیر لکھنا پڑہنا سب
جانتی ہین اکسیر اور کیمیا گری اس واہیات کی بنیاد بھی اوسی ملک سی نکلی بتلاتی
ہین جانب شمال اور مغرب یہ ملک کوہستان ہی باقی تمام جگہہ ہموار میدان اور
ندی نالی اور نہرون کے پانی سے بالکل سیراب کوریا کے درمیان مین پہاڑ ہو نکلا

ایک سلسلہ ہی سمت جنوب تو بار آور اور آباد ہی لیکن شمال وہ جزیرہ نما بالکل شور اور ویران
ہی تاتار کی زمین گرد نواح کی ولایتون کے بہ نسبت بلند ہی اور میدان اوسکے درمیان
بہت بڑی بڑی دشت شمو کا پڑے جسے گوبی یا گوبی بھی کہتے ہین قریب ۱۴۰۰ میل کے
لنبا ہے اور اسمین اکثر سیاہ ریگستان ہے تاتار کی زمین اکثر ویران اور کفدست پانی
سی خالی ہے زمین تبت کی بھی تاتار کیطرح بلند ہے لیکن اسمین میدان کم اور
کوہستان زیادہ اور درختون سے دونون خالی اس ملک مین آبادی نہایت کم ہی
اور غلہ بھی کم پیدا ہوتا ہی کوہ کیلاس جسے ہندو لوگ مہادیو کے رہنے کی جگہہ بتلاتے
ہین ہمالیہ کا ٹکرا تبت کی ملک مین سمندر سے تیس ہزار فٹ بلند ہی وہان کے پہاڑ
اکثر نہایت بلند اور دوازدہ ماہ برف سی ڈھکی رہتے ہین چین اور برہما کی درمیان
مین ہمالیہ کی ایک شاخ دریائے شور تک چلی گئی ہے جون جون طرف مشرق بڑہی
پست ہوتی گئی ندیان چین مین کثرت سی ہین لیکن ہوانگ ہو اور یانت سی کائین
مشہور اور بڑے دریا ہین ہوانگ ہو تو تبت اور تاتار کے درمیان
ریتھکو پہاڑ سے نکلکر ۲۶۰۰ میل بہنے کے بعد دریائے شور مین گرتی ہے
اور یانت سی کائین تبت سے نکلکر ۲۲۰۰ میل بہنے کے بعد نان کن شہر
سی کچھہ دور آگے بڑھکر ہوانگ ہو سے ملجاتی ہے ان مین بہتیرے

چھوٹی چھوٹی ندیون کا پانی آتا ہے اور ان سے کتنی ہی نہرین کاٹی گئی ہین کہ جنسی کھیتیان بھی سینچی جاتی ہین اور تری کی راہ بھی کشتیون کی آمد و رفت کیواسطی کھلی رہتی ہے بادشاہی نہر کانٹن کے پاس سے پکنگ تک قریب آٹھ سو میل کے مطول ہوگی عرض مین ایکسو فٹ ہی اور گہری ۶ ½ فٹ اموئو ندی ہے جسے ساگھالین بھی کہتے ہین ۲۰۰۰ میل تاتار سے بہکر ساگھالین کے جزیرے کے سامہنے سمندر سے مل گئی ہے جھیلین چین کے ملک مین بہت صاف خوشنما آب صافی سے بھری ہوئی نہایت دلپسند اور لطیف جگہون مین ہین خاص کر پنگ کی جھیل کہ جسکے چارون طرف پہاڑ اور جنگل واقع ہی تاتار مین نوزیسان جھیل ۱۵۰ میل لمبی اور ۴۰ میل چوڑی اور پلکت ہی جھیل ۲۰۰ میل طول مین اور ۱۰۰ میل عرض مین ہے تبت مین کیلاس اور ہمالیہ کے درمیان مان سرودور اور راون ہرد جنہین وہان والے مانا یا مان تلائی اور رانکس تال کہتے ہین دو جھیل ہین مان سرودور قریب ۱۵ میل کے طویل اور گیارہ میل عریض ہے اور ہندو اور بودھ دونو مذہب والونکا پرستش گاہ ہی زمین چین کی ماہ آور ہے وہانکے آدمی کھیتون کے سینچنے اور کھاد سی درست کرنے مین بڑی محنت کرتے ہین

چاول افراط سے پیدا ہوتا ہے اور اکثر اسملک کی آدمیون کی وہی غذا ہے فصل اسکی
سال مین دو اور کہین کہین تین بھی پیدا کر لیتے ہین گیہون وغیرہ غلّے
اور طرح طرح کے پہل پہول بھی خوب پیدا ہوتے ہین لیکن سب سے
بیش بہا چیز خاص اوس ملک کی پیدائیشون مین چائے ہے دو طرح کے
درخت وہان ایسے پیدا ہوتے ہین کہ اونمین سے دو چیزین موم
اور چربی کیطرح نکلتی ہین اور بتّی بنانے کے کام آتی ہین کافور کے
درخت بھی وہان بہت ہوتے ہین کاٹ کاٹ کر گہاس کے ساتھ
لوہیکی دیگون مین انکا منہہ بند کر کے آگ پر چڑہا دیتے ہین کچھہ دیر بعد کافور
اون درختون کے پتے اور ٹہنیون سے جدا ہو کر گہاس مین منجمد ہو جاتا ہے
(۱) چین کے جنگلو مین ہاتہی گینڈے ارنے شیر نر گاؤ صحرائی
اور ہرن وغیرہ کی افراط ہے اور اہلی جانورون مین گہوڑے کتے
سور مرغ اور بط وغیرہ شمار کئے جاتے ہین آہوئے مشک یاک یعنی سرا
گائے بہیڑ شال کی بکری اور خر صحرائی تبت مین ہوتے ہین اور گور خر

(۱) سمترا اور بورنیو مین تنہ درخت کی درمیان بجائے مغز کافور رہتا ہے چاک کرکے
نکال لیتے ہین جوش نہین دینا پڑتا +

تاتار میں کہان سے چین میں سونا چاندی تانبا لوہا پایا اور کئی قسم کے جواہر
نکلتے ہیں کوریا میں سونے چاندی وغیرہ کی کہان ہے اور سمندر سے
موتی نکالتے ہیں تبت میں نمک سہاگا اور شنجرف کی کہان ہے اور سونا
بہی کئی جگہون سے نکلتا ہے حصہ شمالی ممالک کا سرد ہے لیکن آب و ہوا جنوب
کی بہی جو گرم ہے بہتر پاتے ہیں تاتار کے درمیان گرمیون کے ایام
میں شدت سے گرمی اور سرما میں سخت سردی پڑتی ہے تبت میں سردی
حد سے زیادہ ہوتی ہے اور ہوا وہان کی بہت خشک ہے چین کے
دار السلطنت کا نام پیکین یا پیچین ہے وہ شہر ۴۰ درجہ عرض
شمالی اور ۱۱۷ درجہ طول شرقی میں پچیس میل کے گرد آباد
اور اوسکی شہر پناہ تیس فٹ بلند ہے نو دروازے اوسمین ہیں جو بہت
خوبصورت ہیں اور اوسکے درمیان بادشاہی محلات اور باغات واقع
ہیں راستے راست اور کشادہ ہیں اور نہر اونکے درمیان سے روان ہے
لارڈ میکارٹنی صاحب اس شہر میں تیس لاکھ آدمی کی آبادی
تصور کرتے ہیں انسداد سرقت کیواسطے وہان حکم ہے کہ بعد شام بے
روشنی لئے کوئی گھر سے باہر نہ نکلے شہر کے بیچون بیچ ایک تالاب

کھوس ایک طویل اور کچھ کم عریض بہت عمدہ بناہی اوسکے چہار طرف بید
مجنون کے درخت لگے ہین اور درمیان مین ایک ٹاپو ہے اوسپر
ایک مندر بناہی اور پل وس تالاب کے اوپر سنگ مرمر کا بندھا ہے تاتار مین
یارقند پیکن سے ۲۴۰۰ میل مغرب اور کاشغر یارقند سے ۱۵۰ میل
گوشہ مغرب و شمال کو مشہور شہر ہین تبت کا شہر عظیم لاسا پیکن
سے ۱۸۰۰ میل بطرف گوشہ مغرب و جنوب ہی لاما گرو اوسی جگہ رہتا ہی
وہ شہر قریب چار میل کے طویل اور ایک میل عریض ہی وسط شہر مین
ایک بہت بڑا مندر بناہی اوسپر تمام کار طلائی کیا ہے آدمی کی بنائی ہوئے
تعجب کی چیزون سے اس ملک مین ایک بہت بڑی دیوار ہے یہ دیوار اصلے
چین کی حد جنوب پر ہے پندرہ سو میل یعنی ساڑھے سات سو کوس سے
زیادہ طویل اور بیس فٹ سی لیکر تیس فٹ تک بلند ہی اور چوڑی بھی اتنے
ہی کہ اوسکے اوپر چھ سوار برابر رکاب سی رکاب ملاکر چل سکتے ہین اور سو سو گز کی تفاوت
پر برج رکھے ہین جہان پہاڑ اور دریا درمیان مین آگئے ہین وہان سبھے
اس دیوار کو ان پر پل باندھکر لیگئے ہین یعنی غار اور ندیون پر پل بنایا ہے
اور پھر پل کے اوپر دیوار اٹھائی ہے چینی کا مینار نانٹ سی گائین

کے داہنے کنارے نان کن کے شہر مین ہشت پہل دو سو فٹ بلند بنا ہے
اوسکا قطر ۴۰ فٹ ہوگا اور اوسمین نو درجے ہین اوپر چڑہنے کے لئے
۸۸۴ زینے لگے ہین وہان والے اُسکی لاگت تیس لاکہہ بتاتے ہین
آدمی اصلی چین کے خودپسند بزدلے سیہ دل حاسد شکی کینہ ور چالاک
محنتی متحمل حلیم اور خوش اخلاق ہوتے ہین چہرے اونکے زرد پیشانیان
بلند آنکہین چہوٹی بال کالے عورات کی پیر کے پنجونکا چہوٹا ہونا اسملک
کی خاص اور مشہور باتون سے ہے جسقدر جس عورت کی پانو کا پنجہ
چہوٹا ہوتا ہے اوتنی ہی وہ حسین شمار کیجاتی ہے یہان تک کہ اوسملک
مین زنانے جوتے چار انچ سے زیادہ لمبے نہین بنتے یہ رسم وہان
ہزار سال سے اجراہی روایت کرتے ہین کہ ایکبار عورات نے متفق
ہوکر بادشاہ پہ حملہ کیا تہا تبہی سے یہ آئین جاری ہوا صغر سن سے ہین
اونکے پیر کے پنجے ایسے کسکر پٹیون سے باندہہ رکہتے ہین
کہ پہر بڑے ہونے پر وے بڑہنے نہین پاتے اور یہی سبب ہے
کہ گو وہان کی عورات حجاب نہین کرتین جالی غرفون مین مُنہہ
کہولے بیٹہی رہتی ہین لیکن باینہمہ مکان کے باہر کم نظر پڑتی ہین

کیونکہ پانوکا پنجہ چہوٹا رہنی سے چلنا پہرنا اونکو بہت مشکل ہے لڑکیون کو وہان
والی بھی مثل راجپوتون کے ہلاک کرڈالتی ہین اِلاّ بہت کم مذہب چینیونکا
بودہہ ہی گوشت چین کے بادشاہ کی عملداری مین سب کہاتے ہین دیوی
دیوتے کی وہان ہندوستان سے بھی زیادتی ہے ایسا پہاڑ دون جنگل
ضلع گہر اور دوکان کوئی نہین کہ جسکا ایک علیحدہ دیوتا مقرر نہو بلکہ گرجنا
چمکنا برسنا آگ غلہ دولت پیدایش مرگ چیچک دریا جھیل طیور مچھلی جانور وغیرہ
کے بھی علیحدہ علیحدہ دیوتا ہین ایک پادری مبالغی کی راہ سے کہتا ہی کہ
چینیون کے دیوتا ریک دریاسی بھی زیادہ ہین وے لوگ نجوم اور نقش
عمل پر بھی بڑا اعتقاد رکہتی ہین بودہہ مذہب کی مطابق تناسخ سچ مانتے
ہین اور جان کشی کرنا بہت معیوب جانتی ہین اوس مذہب مین پانچ مہاواکی
مندرجہ ذیل ہین جان کشی مت کرو چوری مت کرو جہوٹہ مت بولو شراب مت پیو
اور جو زاہد و متقی ہنو تو شادی مت کرو اہل اسلام بھی اوس عملداری میز
بکثرت رہتی ہین تاتار کے لوگ خونخوار جنگ جو از اد منش اور شکار دوست
ہین گہوڑے بہت رکہتی ہین اونکا گوشت بھی کہاتے ہین اور گہوڑیونکا
دودہہ بہت رغبت سی نوش کرتے ہین وے گانوا ور شہرون میز

نہین رہتے جہان چرائی بہتر اور پانی نزدیک پاتی ہین اوسی مقام پر چند روز
کے لئے اپنی بہیڑ بکری اور چھکڑے سے بیجا کر خیمے کھڑے کر دیتے ہین کوئی
انمین سے اپنے مُردون کو آگ مین جلاتا ہے کوئی زمین مین دفن کرتا ہے
کوئی کتّون کو کھلا دیتا ہے اور کوئی تراش تراش کر آپ ہی کھا جاتا ہے
تبّت کے آدمی محنتی اور صابر ہین اِلّا آدمیت کی بو باس کم رکھتے ہین
وے ہمیشہ گرم پوشاک پہنتے ہین گرمی مین صرف اونی اور جاڑون مین پوستین
سمیت چین کے آدمی تیر انداز ہین استاد ہین کرسیون پر بیٹھتے ہین
اور میز پر کھانا کھاتے ہین کانٹے کی جگہ دو باریک باریک
سلائیان فیلدندان یا نقرہ و طلا کی رکھتے ہین اوسی سے اوٹھا اوٹھا کر
کھانا کھاتے ہین ہاتھ نہین لگاتے کھانا بہت قسم کا پکاتے ہین
بہالو کے نیچے گھوڑے کے سم چوپایون کے کھر اور چڑیون کے
آشیانون تک اونکے شوربے مین کام آتے ہین شاذ چیز ایسی دنیا مین
ہوگی کہ جسے چین کے آدمی نہین کھاتے امیرون کے مکان کی دیوارین اطلس
وغیرہ بیش قیمتی کپڑون سے منڈہی رہتے ہین اور اونپر علم اخلاق کے
مسائل نہایت خوبصورتی سے لکھے رہتے ہین عورتین سر کے بالون کا جوڑا اوپر

جوڑا باندھکر اوسمین پھول لگاتی ہین اگرچہ وہان بیوہ کو دوسری شادی کرنیکا
اختیار ہے لیکن تا حصم نکرنا بڑی عزّت کی بات ہے شہری مین وہان
کے [illegible] زمیندار بھی سوتے ہین چاے اور تماکو وے لوگ بہت پیتے
ہین [illegible] ہر ایک شخص ایک زردوزی بٹوا تماکو سے بھرا ہوا کمر مین
رکھتا [illegible] عورات بھی تنباکو پیتی ہین پوشاک وہان والون کے
لمبی [illegible] آستینون کا پیراہن پائجامہ پوستین اور چغا ہے لیکن ٹوپیان
مردون [illegible] چوڑی ہوتی ہین کہ بارش مین چھتری کی کچھ ایسی احتیاج نہین
پڑتی [illegible] ایک چھوٹی سی ہمیشہ سبکے ہاتھ مین رہتی ہے بائین ہاتھ کے
ناخن وہان کے لوگ نہین تراشتے بڑہائی رہتے ہین تاکہ لوگ اون کو
محنتی مزدور نہ سمجھین پتنگ اوڑانیکا نہایت شوق رکھتے ہین لاکھون
آدمی وہان اپنے گہربار سمیت کشتیون ہی پر گذارا کرتے ہین اور
رات دن پانی ہی مین بود و باش رکھتے ہین ایکقسم کی چڑیا کو
ایسا سدہاتے ہین کہ وہ پانی مین سے مچھلی پکڑکر اونہین لا دیتی ہے
ان چڑیون کے گلے مین چھلے پڑے رہتے ہین تاکہ مچھلیون کو نگلنے
نپا وین جب ہزارون چڑیان اسطرحکے ایکبارگے چھوٹتی ہین تو دیکھتے

ہی دیکھی شکاریکے روبرو مچھلیونکا انبار لگ جاتا ہے زمان پیشین مین رسمی چینی اور تاتار کے درمیان ہوتی تھین اب یہہ رسم قبیح بہت دنون سے موقوف ہوگئی زرد رنگ وہان بادشاہ کا ہے یعنی اس رنگ کا کپڑا سوائے بادشاہ کے اور کوئی نہین پہنے پاتا جس کسے کے پاس اس رنگ کا کپڑا دکھائی دے اوسکو ضرور شاہزادون سے خیال کرنا چاہئے چینی لوگ اپنے مُردونکو زمین پر رکھکر اوپر سے قبر بنادیتے ہین اکثر وہان کے آدمی اپنے بزرگون کی لاش کو مصالح لگا کر مدت تک صندوق کے درمیان گھر مین رکھہ چھوڑتے ہین جو ہو وہان کے آدمی اپنے بزرگونکو بہت مانتے ہین اور سالہاسال تک یاد رکھتے ہین بسبب علم کی قدر ہونیکے وہان کے آدمی پڑہنے لکھنے مین بڑی محنت کرتے ہین مشہور لکھتے ہین کہ ایک غریب کا لڑکا جو تمام روز اپنے والدین کا شکم سیر کرنیکے لئے کام کرتا تہا اور اسقدر بھی مقدور نہ رکھتا تہا کہ رات کو چراغ روشن کرنیکے لئے بازار سے تیل خریدے تو وہ کیا کام کرتا کہ جنگل سے کرم شب تاب پکڑلاتا اور اونکو باریک کپڑے مین رکھکر اونہین کی روشنی سے کتاب پڑہا کرتا اور اسیطرح پڑہتے پڑہتے کچھہ عرصہ مین ایسا فاضل ہوا

که بادشاه نے اوسکو اپنا وزیر بنایا الغرض وہان علم کا بڑا چرچا ہی ایسا شاذ کوئی ہوگا جو لکھنا پڑھنا نجانے جب سی تاتاریون نے چین کو فتح کیا وہان والے اونکے حکم بموجب تمام سر کے بال مونڈا کر صرف ایک پتلی سی چوٹے پیر تک لمبی رکھتے ہین چین مین سپاہی کی بہ نسبت منشی کی عزت بہت زیادہ ہی اور وہان والے مہاجن اور سوداگر کی بہ نسبت کسان اور زمیندارون کی بڑی منزلت کرتے ہین یہان تک که سال مین ایک روز خود بادشاه اپنے ہاتهہ سے ہل جوتتا ہے اور اوس دن کو بڑا تیوہار مانتے ہین جب بادشاه مرجاتا ہے تو تمام ملک کے آدمی سَو دن تک ماتم داری کرتے ہین اور کوئی کام خوشی کا نہین کرتے وہان کے حاکم جب باہر نکلتے ہین اونکے جلیب مین جلاد اور تازیانه بردار اور زنجیر والے آگے چلتے ہین جب راه مین کسی کو کچهہ بد کام کرتے ہوئے پاتے ہین تو اوسی لمحہ اوسی مقام پر سزا دے دیتے ہین روپے اشرفیون کے عوض وہان چاندی سونے کے قرص (١) اور سوراخ دار (٢) تانبے کے پیسے چلتے ہین

(١) قرص سو سو پچاس پچاس تولیکی اور اس سے کم و بیش بھی ہوتے ہین صورت اونکی مثل کشتی کے +

(٢) پیسون کے درمیان مین سوراخ رہتا ہی اور انکو ایک رسی مین ہار کیطرح پرو رکھتے ہین جسکو جتنے پیسے دینے ہوے [illegible] +

تبّت والون کی زبان وہی ہے جسے بہوٹیا بولی کہتے ہین لیکن کتب دینی اونکی
اکثر سنسکرت زبان مین لکھی ہین یہ لوگ اصل اپنے علم کی سنسکرت بتاتی ہین چینیون
کی زبانمین جغرافیہ ریاضی طب شاعری عروض وغیرہ جمیع علوم موجود ہین اور
تواریخ تو اونکی یہان جملہ اقوام سے بڑھکر ہین لفظ اونکے سب یکحرفی
ہین یعنی ہر ایک لفظ کیواسطے ایک علیحدہ حرف موجود ہے اور اسی سبب سے
اونکی الف بے مین ۸۰۰۰۰ حرف شمار کئے جاتے ہین انمین ۲۱۴ تو اصلی
ہین اور باقی مشتق اور اسی جہت غیر ملک والون کو اونکی زبان کا لکھنا پڑھنا
سیکھنا نہایت مشکل ہے وہان والون کے لئے موضع بموضع مدرسے
مقرر ہین چھہ برس دین کی کتابین حفظ کرنے مین گذرتے ہین اور چھہ سال
مین صرف و نحو شاعری عروض اور انشا پردازی سیکھتے ہین آخر کار بارہ
برس کے بعد وے امتحان دینے کے لائق ہوتے ہین اور ہر ضلع مین تین
سال کے عرصے مین دو بار امتحان لیا جاتا ہے جو طالب العلم اس پہلے امتحان
مین اچھی بر آتے ہین وے اوس صوبے کے حاکم کے پاس جسمین وہ ضلع واقع
ہے دوسرے امتحان کیواسطے بھیجے جاتے ہین اور جو طالب العلم اوس
حاکم کے امتحان مین در آتے ہین اونکو وہ ایک ایک سرٹیفکیٹ دیکر

بڑے صوبے دار کے پاس بھیج دیتا ہے اِس تیسری جگھہ نہایت سخت
امتحان ہوتا ہی اول سب طالب العلمون کی تلاشی لے لیتے ہین کہ جسمین اونکے
پاس کوئی لکہا ہوا کاغذ یا کتاب نرہی اور پھر ایک ایک کو جدا جدا کوٹھریمین
بند کر دیتے ہین وہان سے سوالون کے جواب لکھکر دوسرے دن کے
ساتھہ ملنجانے کے لئے اونپر صرف نشان کر دیتے ہین نام لکھنے کی
امتناع ہی کہ جسمین ممتحن کسی کی جانبداری نکرین آخر اس امتحان ثالث
مین جو کامل بر آتا ہے اوسی پہلے درجے کا طالب العلم کہتے ہین اور وہ
نیلی رنگ کا کپڑا سیاہ گوٹ لگا ہوا پہنتا ہے اور اپنی ٹوپی پر ایک
کنجشک نقرئی رکھتا ہی چوتھا امتحان صوبے کے صدر مقام مین تیسرے
سال بادشاہ کے دیوان اور اوس صوبے کے تمام حکام کے روبرو ہوتا ہے
کوٹھریون پر پہرے متعین رہتے ہین اگر سوالونکا جواب لکہی ہین ایک
حرف کی بھی غلطی رہے تو ممتحن اوس کاغذ کو پھینک دیتی ہین اور
اوسمین سے طالب العلم کا نشان کاٹ کر دروازے پر چسپان کر دیتے
ہین جسمین طالب العلم کو اس بات کی خبر بھی پہونچ جائے اور مجلس مین خجل
بھی نہونا پڑے جن طالب العلمون نے اون چوتھے امتحان سے عبور کیا یہ

اونکی گویا قسمت جاگی اونکے نام ٹکٹون پر لکھکر شہر مین ہر طرف لٹکائے
جاتے ہین حاکم اونکے والدین اور رشتہ دارون کو بلوا کر بڑی خاطر
کرتے ہین امرا اونکی دعوت کرتے ہین اور خلعت دیتے ہین پھر اونکو وہان
والے کیوجن یعنی عمائد پکارتے ہین اور وے اودے رنگ کا کپڑا سیاہ
گوٹ لگا کر پہنتے ہین اور ٹوپی پر کنجشک طلائی رکھتے ہین اونکو سب
طرح کے سرکاری عہدے ملسکتے ہین اور اگر وے عقل و تمیز کے ساتھہ کام
کرین تھوڑے ہی عرصہ مین متمول اور بڑے آدمی بن جاتے ہین لیکن
چوتھی امتحان کے بعد دو درجے اور بھی رکھتے ہین جو کیوجن لوگ
اون درجون کے حصول کی خواہش رکھتے ہین وہ نہین پکین مین جاتا ہے
اور وہان اونکا امتحان تیسرے سال دار الخلافت کی بڑے مدرسہ ہانلن کنز
کالج مین لیا جاتا ہے قریب دس ہزار کیوجن جو امتحان دینے کیواسطے
آتی ہین اونمین سے قریب تین ۳۰۰ سو کے لائق ٹھہرتے ہین اور تب اون
تین ۳۰۰ سو کا امتحان بادشاہ کے روبرو لیا جاتا ہے اس آخر امتحان
مین جو منصور ہو وہ اپنے دل کی مراد حاصل کرے ڈنکے نشان کے
ساتھہ اوسکو بڑی جلوس سے شہر مین گھوماتے ہین اور اوسی

دم ٹامُن لین کالج مین معمور کر دیتے ہین وزارت وغیرہ بڑے عہدے خالی ہونے

پر اونھین کو ملتے ہین اور اس بندوبست سی گانو کے کاردارون کو بھی تمام

شرع جنکی مطابق کام کرنا پڑتا ہی حفظ رہتا ہی حکمت اور صنعت چینیون کی مشہور ہے

اگرچہ وے لوگ ابتک اپنے ہوئین سے جہاز اور گاڑیان اور ٹیلی گراف یعنی تار کی

ڈاک وغیرہ کام کی چیزین اور انواع طرح کی کلین جو انگلستان مین طیار ہوتی ہین

بنانی نہین جانتے لیکن تو بھی باریکی صفائی نزاکت اور خوبی مین وہان کے

کاریگرون کی کسی ملک کی بھی آدمی برابری نہین کرسکتے یہ لوگ چھاپا اور

باروت بنانا اور مقناطیس کو مصرف مین لانا یعنی سمت دیکھنے کے لئے قبلہ

نما وغیرہ طیار کرنا اوس سے بھی پیشتر جانتے تھے کہ جیسے وہ فرنگستان ہین

ایسے دہوئے ظروف چینی صاف اور خوبصورت ہوتے ہین (۱) یہہ حکمت

چینیون نے بارہ سو برس سے پائی ہے قندیلین چین کی مشہور ہین

نہایت عمدہ رنگ برنگ کی بڑی صنعت سی طیار کرتے ہین اور اسکو

آرایش مکانین مقدم چیز سمجھتے ہین جو قندیل دروازے پر آویزان کیجاتی

(۱) وہان ایک طرح کا پتھر ہوتا ہو اوسکو ایک قسم کی مٹی کے ساتھہ کہ وہ بھی خاص وسی ملک ہین

ہوتی ہے ملاکر یہ ظروف چینی بناتے ہین *

ہی اوسپر مالک مکان کا نام بھی نہایت خوبصورتی کے ساتھ لکھا رہتا ہے آگے
یہ لوگ شیشہ بنانا نہین جانتے تھے لیکن اب یہ فن بھی اون لوگون نے فرنگیون
سے سیکھہ لیا اسبات مین وہان کے آدمی بڑے اوستاد ہین کہ جیسی چیز دیکھین
ویسیہی بنالیوین ایک فرنگستان کا سوداگر بڑا قیمتی موتی فروخت کرنیکے لئے
اوس ملک مین لیگیا تھا وہان کے آدمی ہزارون موتی کے دیکھنے کو آیا کرتے
ایک روز ایک چینی نے کئی سو روپے بیعانے کے دیکر اوس موتی کی
ڈبیا پر مہر کردی اور یہ اقرار کیا کہ جب بالکل قیمت ادا کردونگا موتی
لیجاؤنگا غرض وہ چینی پھر نہ آیا اور اوس سوداگر کے جہاز کھلنے کا دن
قریب آگیا گو موتی فروخت نہوا تو بھی اوسکی خاطر جمع تھی کیونکہ بیعانے
مین اوسکو راہ خرچ سے بھی زیادہ روپیہ وصول ہوگیا تھا پر جب
اوس چینی کی مہر توڑکر موتی ڈبیا سے باہر نکالا اور ایک جوہری کو فروخت
کیواسطے دینے لگا تب معلوم ہوا کہ وہ موتی مصنوعی ہے چینی نے دست
چالاکی کی سچا موتی تو اڑا لیا اور ویسا ہی موتی مصنوعی اوس ڈبیا مین رکھدیا
وہان کے آدمی ہاتی دانت پر ایسی نقاشی کرتے ہین کہ گولے کے اندر ہی
اندر دوسری جالیدار گولے تراشتے اور اونپر نقاشی کرتے چلے جاتے

ہین اگرچہ باروت کا بنانا یہ لوگ بہت دن سے جانتے تھے لیکن توپ کا
ڈہالنا ڈیڑہ ہی سو برس سے سیکھا ہی چاے ریشم نان کین کپڑا ظروف
چینی شکر دارچینی کافور کاغذ فیلدندان اور لکڑی کی چیزین اور کھلونے
وغیرہ وہان سے بلاد کو جاتے ہین پونے سات لاکھ من چاے ہر سال
کانٹن سے جہازون پر لدتی ہے چھینٹ بنات کپڑے اور دبلاؤ کے
چمڑے گینڈے کی کھال طاؤس کے پر اور سنکھ وغیرہ انگریزی اور
ہندوستانی چیزین اکثر تبت کی راہ بھی چین مین پہنچتی ہین تبت سے
پشمینہ کشمیر مین آتا ہی اور پھر وہان سے شال دوشالی بنکر چین کو جاتے
ہین اگرچہ چین کے آدمی اپنی تواریخو نہین بہت قدیم زمانون کے حال لکھتے
ہین لیکن جو کہ لائق اعتماد ہین وہ ۳۱ اکتیس سو برس کے اندر کے ہین کہ جب
چو بادشاہ اور کانگ فیوشیس حکیم پیدا ہوئی قریب ۸۰۰ برس کے
وہان کی بادشاہت چو کے خاندان مین رہی لیکن اوس زمانہ مین
ضلع ضلع کے علیحدہ علیحدہ راجا تھی بادشاہ صرف برای نام تہا چین نام
بادشاہ نے اون سبکو اپنی زیر فرمان کیا اور تاتاریون کے حملہ سے
حفاظت کی لیے وہ بڑی دیوار بنوائی کہ جسکا احوال مسطور ہو چکا ہی قریب

نوبرس کے بادشاہت اوسکی خاندان مین رہکر بعدہ تان کی نسل مین
آئی ۶۲۲ سنہ سی ۹۰۷ سنہ تک تانگ کی خاندان مین رہی پہر ۵۳ برس علی
رہکر سونگ کی خاندان مین آئی تیرہوین صدی کے آخر مین مغلون نے
اوس ولائیت کو فتح کیا اور ۸۵ سال اپنے قبضہ مین رکہا کاہلی خان چنگیز خان
کا پوتا اس خاندان مین بڑا نامی ہوا ۱۲۶۶ سنہ سے ۱۳۶۸ سنہ تک یہہ سلطنت
پہر چینیون کے ہاتہہ مین یعنی مینگ کی خاندان مین رہی ۱۶۴۴ سنہ مین تارتاریون
نے اوسے دبا لیا اور شیچی نام اونکا بادشاہ وہان کے تخت پر بیٹہا تبسے
اب تک اوسی خاندان مین وہ سلطنت چلی آتی ہے اور چین اور تاتار
دونو ولائیتون کی ایک ہی بادشاہت شمار کیجاتی ہے ان تاتاری
بادشاہون نے بالکل چال چلن اور طریق چینیون کے اختیار کر لئے
اس باعث وہ بادشاہ اونکو غیر ملک کی نہین معلوم ہوتے ان لوگون کا
یہہ آئین ہی کہ غیر ملک والی کو اپنی ملک مین نہین آنے دیتی صرف
ایک بندر کانٹن کا غیر ملک کی سوداگرون کے واسطے مقرر تہا اوسی
مقام پر فرنگستان کے بہی سب سوداگر لوگ آکر چینیون کے ساتہہ
داد ستد کیا کرتے تہے انگریز لوگ افیون کی تجارت سی بڑا فائدہ

اوٹھاتے تھے اور بادشاہ کی پیشگاہ سے اِن لوگون کو افیون بیچنے کی امتناع
تھی کیونکہ اسکے استعمال سے اوسکی رعیت کا نقصان تہا اور سب لوگ افیونی
ہوئے جاتے تہے ناچار جب انگریز افیون بیچنے سے باز نرہے تو اوسنے
۳۹ سنہ مین اونکے جہازون کی تلاشی لیکر تخمیناً بیس ہزار افیون کے صندوق
دریا مین غرق کردئے اوسکو سرکار انگریزی کی قدرت اور طاقت معلوم نہ تھے
وہ تبتک دنیا مین اپنے سے زیادہ بلکہ برابر کسیکو بھی نہین سمجھتا تہا آخر اس
زیادتی کا عوض لینے کے لئے کئی ایک توپخانے اور جنگی جہاز کسیقدر فوج کے
ساتھہ سرکار کیطرف سے چڑہہ گئی اور بعد بہت سی کارزار کے یہہ سرکاری
فوج فتح فیروزی کے نشان اوڑاتے ہوئے نانکن شہر مین داخل
ہوئی اور قریب تہا کہ دار السلطنت پیکن پر متصرف ہو لیکن ۲۹ اگست
۴۲ سنہ کو بادشاہ کے معتمدون نے آکر بموجب سرکار کی تجویز کی ہوئی شرائط
کے صلح کر لی اور صلحنامہ پر دستخط کر دیے اوس صلحنامہ کے رو سے
چین کے بادشاہ کو ہانگ کانگ کا جزیرہ دوام کے لئے انگریزون کے
حوالے کر دینا پڑا اور ایک بندر کانٹن کی جگہہ پانچ بندر یعنی کانٹن
امائی فوچو ننگپو اور شانگہی اونکے واسطے کہولنا

اور چار کروڑ ساڑہی بہتّر لاکہہ روپیہ لڑائی کا خرچ اور افیون کا نقصان ادا کرنا پڑا ایک صاحب جو اوس لڑائی مین موجود تھے چینیون کی شجاعت اور لڑنیکا حال اسطرح بیان کرتے ہین کہ جب سرکاری فوج کی کشتیان ایک قلعے کے قریب پونہچین کہ جو لب دریا تہا تو کیا دیکہتی ہین کہ اوس قلعے کے سب آدمی باہر دریا کنارے آکر بڑے بڑے کاغذ کے اژدہے اور دیو انگریزی فوج کو دکہلا دکہلا کر کلون کے زور سے اونکے ہاتہہ اور منہہ ہلاتے ہین آخر جب سرکاری فوج نے دیکہا کہ اونکے پاس نہ توپ ہے نہ کوئی دوسرا اسلاح صرف لڑکون کیطرح کہلونون سے ڈرانا چاہتے ہین تو اونکے لڑکپن پر رحم کہا کر سپاہیون نے فوراً کارتوسون سے گولیان دانت سے کاٹ کاٹ کر نکال ڈالین اور یہ خالی بندوقین چہوڑین آواز ہی بندوق کے اونپر ایسی دہشت غالب ہوئی کہ سب کے سب ایک لمحہ مین کافور ہوگئے بادشاہ وہانکا شاہنشاہ کہلاتا ہے مسلمان اوسکو خاقان اور فغفور (۱) کہتے ہین اور رعیت اوسکو اپنے باپ کیطرح جانتی ہے

(۱) فغفور کی اصل بگ پور ہے یعنی فرزند خدا بگ قدیم پارسی زبان مین خدا اور پور بیٹے کو کہتے ہین +

اور باپ کی نام سے پکارتی ہے انگریز لوگ وہان کے سردارون کو ٹینڈرین
کہتی ہین تبت کا مالک لاما گرو کہلاتا ہی لیکن وہ صرف پرستش کرنی کے
واسطی ہی چینی لوگ اوسکو بدہہ مجسم جانتی ہین اور کہتی ہین کہ وہ حیات ابدی
رکہتا ہی جبکہ اوسکا جسم کبرسن سے بوسیدہ ہوجاتا ہی تب قالب تبدیل کرلیتا ہی لیکن
انگریز لوگ اسباب کو صرف اوسکی کارداروںکا فریب تصور کرتے ہین اور
اسطور پہ خیال کرتے ہین کہ جب لاما گورو مرجاتا ہی تو اوسکے کارپرداز کسی
تررت کی جنمی لڑکے کو لاکر مسند پہ بٹھا دیتے ہین اور پہر اوسکو ایسی ڈہب سے
درس و تعلیم دیتے ہین کہ وہ تمام باتین پہلے لاماؤن کے وقت کی بتانی لگتا ہے
اور اوسکی مریداونکو کشف و کرامات سمجھکر یقین جانتے ہین ۱۷۸۳ء مین جب
کپتان ٹرنر صاحب سرکار کی جانب سے سفیر بنکر تبت کو گئے تہے تو اوسوقت
لاما کی عمر کل اٹھارہ مہینے کی تھی لیکن کپتان صاحب اپنی کتاب مین لکھتے ہین
کہ ملاقات کی وقت وہ بڑی شان و شوکت اور بردباری و تحمل کے ساتھہ مسند
پر بیٹھا رہا اور برابر انکی طرف متوجہ رہا جب کپتان صاحب کچھہ بات کہتے
تو جواب مین وہ اسانداز سے گردن ہلاتا کہ جسطرح کوئی امیر کسی بات کو
سمجھکر اشارہ کرے جب کپتان صاحب کا پیالہ چائے سے خالی ہوتا تو وہ

چین ہوبرو ہوکر اور سر ہلا کر جھکتا اور اپنے آدمیونکو چاے دینے کا اشارہ کرتا
بلکہ ایک پیالہ طلائی سے کچھہ شیرینی اٹھا کر اپنے ہاتھہ سے کپتان صاحب
کو دی لاما جو قالب تبدیل کرتا ہی خشک کرکے اوسکو چاندی سے متعلق
مندر مین پرستش کے لیئے رکھہ دیتے ہین ملک کا کاروبار اوسکا نائب جو
ملقب بہ راجا ہی کرتا ہی لیکن حقیقت مین اختیار بالکل وس صوبہ دار کا ہے
جو چین کے بادشاہ کی طرفسے وہان رہتا ہی آئین اور انتظام اسملک کا ایشیا
کے سب ملکون سی بہتر ہے وہان کا بادشاہ چار وزیر رکھتا ہی اور اوسکے
بعد چھہ محکمے ہین پہلے محکمے کے حکام کا یہہ کام ہے کہ ہر ایک عہدہ پر اوسے
لایق آدمی مقرر کرین اور دیکھین کہ ہر ایک عہدہ دار اپنا اپنا کام
بخوبی انجام دیتا ہی دوسرے کے ذمہ مال کا کام ہی تیسرے کا یہہ کام ہے
کہ لوگون کی چال طریق اور دستور درست رکھین اور چوتھے کے
ذمہ لشکر ہی پانچوین کے ذمہ سزا دینا گنہگارون کو اور چھٹے محکمے کے
حاکم عمارت اور سڑک درست رکھتے ہین سوائے ان محکمونکے دار السلطنت
مین تھان لین نام ایک بڑا مدرسہ ہی جبتک وہی لوگ جو ضلع کے
مدرسونمین علم تحصیل کرتے ہین تھان لین والون کے روبرو امتحان نہ

نہین بھرتے کوئی عہدہ جلیل نہین پاتی رشوت ستانی کی سزا پھانسی ہے
وہان کچھہ یہ دستور نہین ہی کہ امیر ہی کے لڑکے یا بادشاہ کے رشتہ دار عہدہ
ہائی جلیل پر مقرر ہون بلکہ جو شخص جیسا پڑہا لکھا ہوتا ہی اور مدرسہ مین جس درجے
کا امتحان دیتا ہی اوسی درجے کا اوسکو کام ملجاتا ہی چاہے وہ غریب بسی غریب
زمیندار کا لڑکا کیون نہو یہ بھی وہان کا آئین ہے کہ اگرچہ کسی نے پھانسی دیے
جانیکا کام کیا ہو اور اوسکے ماباپ ضعیف ہون اور اونکے کوئی دوسرا
بیٹا یا پوتا سولہ برس سے زیادہ کا نہو تو اوسکا قصور سرکار سے معاف
ہو جاتا ہی الغرض وہان ماباپ کی بڑی قدر و عزت ہی ایک آدمی نے اپنی ماپر ہاتھہ
اوٹھایا تہا سو اوسنی بادشاہ کی حکم سے اوسیدم پھانسی پائی اور اسکا گھر مسمار کیا
گیا اور اوسکی جورو اور اوس ضلع کے حاکم کو بھی سزا ملی سچ ہے کہ والدین
کا فرض لڑکے لڑکیون پر ایسا ہی ہے کہ ہم لوگ اگر اپنی جان تک بھی نثار کرین
تو اونکے فرض سے ہرگز ادا نہون وہانکا یہ بھی آئین ہے کہ جب سال تمام ہونے
مین ایک دن باقی رہے تو سب لوگ اپنا حساب کتاب فیصل کر کے جس کسے
کا جو کچھہ دینا دلانا ہو وسے لے دالین اگر کوئی اوسدن اپنا قرضا دا نکرے
تو قرضخواہ کو اختیار ہے جو چاہی اوسپر تشدد کرے بادشاہ اوسکی نالش

فریاد ہرگز نہین سنتا اسی واسطے وہان کے آدمی کفایت اندیش ہوتے
ہین واہیات مین روپیہ ضایع نہین کرتے یہہ بھی وہانکا ایک قاعدہ ہے
کہ اگر کوئی بات کسی شخص سے بیجا یا گناہ کی ہو جاوے تو اوس آدمی کے ساتھہ
اوس ضلع کے حاکم کو بھی تھوڑی بہت سزا ملتی ہے کیونکہ بادشاہ کہتا ہے
کہ اگر حاکم اوس آدمی کو اخلاق اور شرع اچھی طرح سمجھا دیتا تو وہ ایسا گناہ کیون
کرتا بلکہ اگر کبھی کسی حاکم کے ضلع مین کچھہ زیادہ خرابی پڑ جاتی ہے تو اوس
محکمہ کے حاکم تک بادشاہ کی خفگی مین پڑتے ہین کہ جسکے ذمہ ہر ایک عہدے
پر اوس عہدے کے لائق آدمی مقرر کرنے کا کام ہے اور اسیواسطے
گانون گانون کے حاکم مہینے مین ایکبار لوگون کو شرع پڑھکر سناتے
ہین اور سال مین ایکبار ضلع کا حاکم حکام ہر دیہہ کو جمع کرکے اسیطرح
وعظ کرتا ہے اس شرع کی کتاب مین سینون کی آئین بموجب والدین
کی خدمت کرنا بزرگون کو ماننا باخود ہا ربط ضبط رکھنا کاشتکاری
و زمینداری کو سب سے بہتر کام سمجھنا کفایت اور محنت کی فایدے تحصیل علم کا
ثمرہ بادشاہ کی اطاعت اپنی ہی ایسی باتین لکھی ہین مثال کے لئے
کچھہ تھوڑا سا حال میل اور موافقت رکھنے کے باب مین اونکی شرع سے

سے ترجمہ کرکے اسجگہہ لکھتے ہین بادشاہ تم لوگون کو حکم دیتا ہے کہ باخود باہم میل
اور موافقت رکھو جسمین دنگہ وفساد اور نالش فریاد یہانسے دور رہین اس حکم کو
اچھی طرح گوش دلسے سنو تمھاری رشتہ دار اور واقفکارون مین اکثر لوگ
مُسن بھی ہون گے اور اکثر تمہارے ہمسبق اور ہمجولی جب شام صبح تم باہر
جاتے ہو یہہ ممکن نہین کسی سے تمہاری ملاقات نہو یا کسی کو تم ندیکھو
گانون اُسکو کہتے ہین جسمین کئی گھر بسین انمین غریب بھی ہوتے ہین
اور دولت والی بھی کوئی تم سے بڑے ہین کوئی چھوٹے اور کوئے
مساوی ایک بزرگ آدمی نے خوب دانائی کی بات کہی ہے کہ ایسی
جگہہ مین جہان مُسن بھی رہتے ہین اور کم سن بھی وہان مناسب ہے کہ کم سن
زیادہ عمر والون کی تعظیم کرین اسبات کا ہرگز خیال نکرین کہ وے غریب
ہین یا امیر اور ذی علم ہین یا جاہل صرف عمر کا لحاظ رکھین اگر دولت مند
ہوکر تم غریب سے مُنہہ پھیروگے یا غریب ہوکر امیرون سے حسد کروگے
تو اسبات سے ہمیشہ کیواسطے تمہارے دلون مین فرق جا رہیگا بادشاہ
کہ جو تم لوگون کو حد سے زیادہ پیار کرتا ہے نالش فریاد اور معاملے
مقدمون سے بہت ناراض ہے اور جو کہ وہ دل سے تمہاری بہتری

اور بہبودی یعنی آپس کی موافقت چاہتا ہی وہ خود تمھین نصیحت کرتا ہی
تاکہ تمھارے درمیان عناد و مخاصمت نہ پیدا ہووے تم لوگون نے بادشاہ
کا ارادہ بخوبی سمجھہ لیا تمکو مناسب ہی کہ اوسکی حسب استرضا کام کرو اور
اگر تم اوسکی مرضی موافق کام کروگے اس فرمانبرداری سے تمھاری
حاجت روائی ہوگی اور مجھی بلاشک یقین ہے کہ تم اوسکے حسب الہدایت
کاربند ہوگے اسلئے اب تم گھر جاکر بادشاہ کی مرضی موافق کام کرو اور اپنے
باپ یعنی بادشاہ کے دل خوش ہونے کے باعث ہو فوج چین کے
بادشاہ کی شمار کے لئے قریب دس لاکھہ کی ہوگی لیکن سپاہ کار آمدہ وہی
اسّی ہزار جنگی و جرارہ آدمی ہین جو تاتار کے ملک سی بھرتی ہوئی ہین
آمدنی وہان کے بادشاہ کی سانٹھہ کروڑ سے زیادہ نہین اور اس سے
معلوم ہوتا ہی کہ وہان کی رعیت کو محصول بہت کم دینا پڑتا ہے ؞

جاپان

چین کے سمت مشرق ۲۶ درجہ ۳۵ دقیقہ اور ۴۹ درجہ عرض شمالی
کے درمیان جاپان کے جزائر ہین نیفن ست کاکاف اور کیوسیئو

یہہ تین تو بڑے ہین اور باقی چھوٹے ہین سب بڑا نیفن کچھہ اوپر آٹھہ سو میل
لمبا اور نوّے سے لیکر ایک سو ستر میل تک چوڑا ہے وسعت تینون جزیرون کے
نوّے ہزار میل مربع سے زیادہ نہین ہے آبادی اوسملک مین تین کروڑ آدمی
کی اندازکرتے ہین جنگل ویران کہین نہین گانون سے گانون ملحق ہین
زمین اکثر کوہستان اور سنگلاخ ہی بلند پہاڑ جو ان کے چوٹیون پر
برف پڑی رہتی ہے اور کئی ایک اونمین سے آتش فشان بھی
ہین ندی اور جھیلین بہت ہین لیکن چھوٹی چھوٹی زمین اگرچہ زرخیز نہین
لیکن کاشتکارون کی محنت سی غلہ بہت پیدا ہوتا ہے اور اوسی قسم کا
جو چین مین ہوتا ہے بالشت بھر زمین بھی زراعت سی خالی نہین ہے
کوہستان مین جہان بیلونکا ہل نہین چلسکتا آدمی ہاتھہ سے زمین کھودتے
ہین کاشتکاری کی ترقی کے لئے وہان والون نے یہ آئین اجرا
کیا ہی کہ جو زمین تمام سال قلبہ رانی و تخم ریزی سے خالی رہے وہ
سرکار کی ضبطی مین آوے گہوڑے اور مویشی کی اسملک مین
کمی ہے اور گدہا خچر اونٹ اور ہاتی وہان بالکل نہین ہوتا دیکھا
بکثرت ہین کہان سے سونا چاندی لوہا تانبا رانگا سیسا پارا گندھک

الماس عقیق یشب کوئیلا نکلتا ہی کنارے دریائے شور کے موتی اور مونگا
بہت عمدہ ملتا ہی اور عنبر بھی ہاتھہ لگتا ہی بارش وہان بکثرت ہوتی ہے اور
طوفان اکثر آیا کرتا ہی آدمی وہان کے چالاک محنتی بکینہ فیاض نہائیت
قانع راست باز ایمان دار باوفا ملنسار متحمل بالفت مہمان پرور ہوشیار
دوراندیش لشکروں پر قناعت کی خوشی چہائی ہوئی جغلی کو عیب عظیم
سمجھتی ہین مسافر کا کبھی اعتبار نہین کرتے چہوٹے آدمی
بھی ادب قاعدہ اور شعور سلیقی کے ساتھہ رہتے ہین کیا مجال کہ کوئی
شخص گالی یا سخت بات زبان پر لاوے یا بد زبان خواہ جہگڑ کر
کر بولے میکث فاؤلن صاحب اپنی کتاب مین لکھتے ہین کہ وہان
قلی مزدور کو بھی جبتک تم تم ہی سے نہ پکاروگے وہ تمہاری بات کا
جواب نہ دیگا جسم اون لوگون کا گتندہ گداز لیکن فربہ کم میانہ قد رنگ
مائل زردی آنکھین چھوٹی چینیون کیطرح کشیدہ ابرو کوتہ گردن
سر بڑا اور ناک چھوٹی اور پہیلی ہوئی بال سیاہ اور موٹے تیل سے
چکنی ہوئے داڑھی منڈواتی ہین حجامت بنواتے ہین ٹوپیان
سینگ کی مکیلی جب دھوپ پاتین پاتے مین باہر جاتے ہین

تب بہتی ہین گہوڑی کی لگام ہاتہہ مین لینا بیغیرتی ہے اسی لئے جب
سوار ہوتے ہین لجام سائیسونکی ہاتہہ مین رہتی ہے مکان اونکے
بہت صاف اور نہایت قرینہ کے ساتہہ ہر چیز کے لئے جاے مناسب
اور ہر جگہہ کے واسطے مناسب چیز اسباب کم اور صفائی زیادہ یہ
نہین کہ سوداگری دوکانون کی طرح بہرے ہوئے حمام سب مکانون
مین جسم صاف لباس بہی صاف اوقات منضبط بیفائدہ وقت کسی کا
بہی نہین جاتا بیٹے ماباپ کے فرمانبردار جہان لڑکے نے ہوش سنبہالا
اور باپ نے اوسی اپنا گہر سپرد کیا غذا اونکی اکثر چاول گوشت
کہانا اونکے مذہب کی خلاف ہے لیکن کہاتے ہین مکہن اور دودھ کا
لطف بالکل نہین جانتے کہانا یہ بہی چینیون کی طرح سلائیون سی کہاتے
ہین اور ظروف اونکے بہت خوبصورت اور سبک جاپانی روغن سے
رنگے رہتے ہین صبحکو جو ملاقاتی آتا ہے اوسکی سامہنی چاے اور کاغذ
کے تختہ پر کچہہ شیرینی رکہی جاتی ہے اور دستور ہے کہ مہمان کے
کہانے سے جو شیرینی بچ اوسے وہ اوسی کاغذ مین باندہکو جیب مین
رکہہ لیجاوے نام عمر بہر مین تین بار تبدیل کرتے ہین مردون کو

جلاتے اور اونکے نام کا روضہ بناتے ہین جلتے وقت اونکے دوست

اور برادر پھول کپڑا شیرینی وغیرہ جنازے مین ڈالتے ہین دریا کی سیر کا

نہایت شوق رکھتے ہین شام کے وقت زن و مرد کشتیون پر چلے جاتے

ہین مے نوشی کرتے ہین گاتے بجاتے ہین کشتیان بہت خوبصورت

اور سجیلی رنگ برنگ کی قندیلون سے روشن عورات وہان کے

اکثر بیشتر مجلسونمین تین تین بار لباس بدلتی ہین اور بیس بیس

گون تک ایک پر ایک پہنتی ہین گھڑی کی جگہہ توڑے روشن کر

رکھتے ہین ایک ایک گھنٹے مین جسقدر توڑا جلے اتنی توڑے پر نشان

رہتا ہے اور اوسی سے وقت کا اندازہ دریافت کرتے ہین مذہب چین

والونکا بودھ ہے زبان وہان کی نرالی ایکہی لفظ کے غریب امیر عورت

اور مرد کے بولنے مین علیحدہ علیحدہ معنی ہو جاتے ہین حرف بھی عورت

مرد کیواسطے جدا جدا دو قسم کے ہین اور تحریر مین یہ بھی چینیون کیطرح

کھڑی سطر لکھتے ہین آڑی نہین لکھتے مدرسے وہان لڑکے لڑکیون

دونو کیواسطے بنے ہین نہایت غریب زمیندار بھی لکھہ پڑہہ سکتے ہین

عورات بھی کتاب تصنیف کرتی ہین لوگون کو لکھنے پڑھنے کا شوق ہے

وہان موسم گرما مین اکثر یہ بات دیکھنے مین آویگی کہ ہر جگہہ نہر کے کنارون
پر درختون کے گہنے سایون مین عورت اور مرد دونا بیٹھے ہوئے ہیں کتاب لئے بیٹھے ہین
کپڑے ریشمی اور سوتی فولادی چاقو اور تلوار اور ظروف چینی یہان بھے
خوب طیار ہوتے ہین اور روغن توجپان کا سا کہین بھی نہین ہوتا یہہ
صندوق قلمدان وغیرہ جنکو یہان کہتے ہین اسی ملک سے رنگ روغن ہوکر
آتے ہین وے لوگ اس روغن کو اُورُوسی کے درخت سے جو اوسی
ملک مین ہوتا ہے پچھنا مار کر نکالتے ہین ڈچ لوگون سے تعلیم
پاکر دُوربین تھرمامیٹر یعنی آلہ حرارت پیما وغیرہ آلات بھی اب بنانے
لگی ہین ایک حکمت وہان والون کو ایسی آتی ہے کہ سوائے چینیون کے
اور کسی کو بھی اوس سے خبر نہین ہے یعنی تین انچ لمبی اور ایک
انچ چوڑی ڈبیا کے درمیان چیل اور بانس کا درخت اور آلوچہ کا درخت
معہ شگوفہ دکہلا دیتے ہین مسافرونکو یہہ بھی مثل چینیون کے اپنے
ملک مین نہین آنے دیتے رسم تجارت انکی سوائے چین کے تھوڑے
سی ڈچ لوگون سے اجرا رہتی ہے سو بھی ایک ناگاسکی کے بندر
مین کہ جو کیئو سیئو کے جانب مغرب ہے چینیون سے چاول چینی

فیلمندان بھٹکری کپڑا اور ڈچ لوگون سے ولایتی اسباب ادوا مصالح
شورا وغیرہ لیتے ہین اور تانبا ماہی خشک جپانی روغن اور روغنی چیزین
اونکو دیتے ہین بادشاہ وہان دو ہین ایک دین کا دوسرا دنیا کا
دینی بادشاہ کے لئے جاگیر مقرر ہے اوسی کے محاصل سے گذر
کرتا ہے امور سلطنت مین دخل نہین دیتا صرف جب کوئی مہم عظیم
واقع ہوتی ہے تو اوس سے صلاح پوچھی جاتی ہے یا جب دوسرا
بادشاہ طریق بد اختیار کرتا ہی تو وہ اوسے خبردار کر دیتا ہے وہ
زمین پر قدم نہین رکھتا آدمی کے کندھے پر چلتا ہے اوسکے بال
صرف حالت غنودگی مین تراشے جاتے ہین تمام دن تاج پہنکر
ایک آسن سے اوسکو تخت پر بیٹھے رہنا پڑتا ہے بارہ شادیان
کرتا ہے اور جو لباس یو برتن وغیرہ اوسکے اور اوسکی عورات کے
ایکبار مصرف مین آجاتے ہین اونکو پھر اوسی دم توڑ مروڑکر پھینک
دیتے ہین نہ وہ دوسری بار اوسکی مصرف مین آتے ہین اور نہ اونکو
دوسرا شخص کام مین لا سکتا ہے لڑکے بالے صوبے دارون کے
دار السلطنت مین رہتے ہین اور صوبہ دار اونکو بھی نوبت بہ نوبت

ایکسال اپنے صوبے مین اور ایکسال اوس سلطنت مین رہنا پڑتا ہی دیوان صوبہ
دارون کا بادشاہ کی پیشگاہ سی مقرر ہوتا ہی پانچ صوبہ دارون کی ایک
کونسل ہے اگرچہ اونکے برطرفی بحالی کا بادشاہ کو اختیار ہے لیکن
بلا صلاح اونکے وہ کچھہ بھی کام نہین کرسکتا اور نہ اونکو بلا قصور موقوف
کرسکتا ہے ورنہ ملک مین فوراً بلوا ہو جاوے اگر کونسل اور بادشاہ
کی رائے مین کبھی کچھہ فرق پڑے اور بادشاہ کونسل کے تجویز کی کاغذ
پر دستخط نکرے تو اوسکی اپیل بادشاہ کے بھائی بیٹون سے تین
شاہزادون کے روبرو پیش ہوتی ہے لیکن ایسا کام بہت کم پڑتا ہی
کیونکہ اس اپیل مین کونسل کی رائے ٹھیک ٹھہرے تو بادشاہ تخت
سی خارج ہو جاتا ہے اور جو بادشاہ کی رائے صایب ٹھہرے تو پھر
مع وزیر تمام کونسل کا پیٹ چاک ہوتا ہے وہان کا یہ آئین ہے کہ
جبتک پرانے پڑوسیون سے نیک معاشی کا سرٹفکٹ اور جدید
ہمسایون سے رہنے کی اجازت نملی کوئی آدمی اپنے رہنے کا مکان
نہین بدل سکتا وزدی وہان بہت کم ہوتی ہے سوداگر سونے چاندی
سی بیل بھر کر تنہا چلتے ہین سزا اکثر قتل کی کیونکہ وہان والون کے

سمجھہ مین سوائی قتل کے اورکوئی سزا امیر غریب کو برابر نہین پہونہچ سکتی اور
اِسی لئے وہان جرمانہ کبھی نہین لیاجاتا فوج وہانکی تخمیناً ایک لاکھہ
پیادہ اور بتیس ہزار سوار ہی محاصل سن بادشاہت کا اٹھائیس کروڑ روپیہ
سال ہے دار السلطنت جیڈو مین جو ۳۶ درجہ عرض شمالی اور ۴۰
درجہ طول شرقی مین بائیس میل طویل ہے پندرہ لاکھہ آدمی کی آبادی
بتلاتے ہین مکان اکثر چوبی اور بانس کے ندی اور نہرین شہر کے
درمیان سے بہتی ہین دوروبیہ اونپر خوشنما درخت لگے ہوئے اور
جگہ جگہ پر پل بنے ہوئے بادشاہ کا محل شہر کے اندر آٹھہ میل کے گھیرے
مین بنا ہوا ہے دیوان عام ۴۰۰ فٹ لنبا ۳۰۰ فٹ چوڑا بالکل دیودار
کی لکڑی سے بنا ہی اور اوسپر نہائیت عمدہ جاپانی رنگ روغن کیا ہے

ایشیائی روس

ایشیائی اِس لئے کہتے ہین کہ روس کا ملک کچھہ تو ایشیا مین واقع
ہی اور کچھہ یورپ یعنی فرنگستان مین شمار کیا جاتا ہے اِس لئے
ایشیائی کا بیان جو ایشیا مین واقع ہے ایشیا کے ساتھہ اور

یورپی یعنی فرنگستان کے روس کا بیان جو یوروپ مین شمار کیا
جاتا ہے فرنگستان کے ساتھہ کیا جاویگا بلکہ اِس بادشاہت کا
زیادہ بیان فرنگستان ہی کے ساتھہ ہوویگا کیونکہ دارالسلطنت
اسکا پیٹرس برگ فرنگستان مین واقع ہے جاننا چاہیے کہ ایشیائے
روس جو سوائے کِلکی شَش کے کوہستانی اضلاع کے ۴۰ سے
۸۰ درجے عرض شمالی تک اور ۵۹ درجے طول شرقی سے ۱۷۰ اور
طول غربی تک چلا گیا ہے جانب شمال دریائے شور شمالی سے جانب
جنوب چین توران ایران اور ایشیائے روم سے جانب
شرق پاسیفک سمندر سے اور جانب مغرب فرنگستانی روس
محصور ہے وہ مغرب سے طرف شرق پانچہزار میل طول مین اور
شمال سے طرف جنوب ڈیڑہ ہزار میل عرض مین ہوگا وسعت تیس لاکھہ
میل مربع اور آبادی فی میل ایک آدمی یعنی کُل تیس لاکھہ آدمی
کی اور ستره صوبون مین تقسیم کیا گیا ہے اور سائبیریا
استراخان اور کِلکی شَش کے کوہی اضلاع یہہ تین اوسکے
بڑے حصے ہین سائبیریا یورال پہاڑ سے پاسیفک سمندر تک

چلا گیا ہے اوسکے گوشہ مغرب و جنوب مین ڈان اور وولگا ندی
اور کاسپین سی کے درمیان استراخان اوسکے جانب گوشہ
مغرب و جنوب کاسپین سی اور بلاک سی کے درمیان کگی سس
کے کوہی اضلاع ہین صحرا بیابان بہت ہی سمت جنوب زمین
بارآور ہے اور گہوڑے اور مویشی بہی کثرت سے ہوتے ہین
لیکن حصہ شمالی مین صرف جہیل اور دلدل اور برفستان ہی پہاڑون
کے درمیان اس ملک مین الٹائی اور یورل اور ککیس سس کے
سلسلے مشہور ہین اسی ککیس سس کو فارسی مین کوہ قاف کہتی ہین
اور اسی ککیس سس کے گہاٹے بند کرنیکو تاکہ روس والے ایران
پر حملہ نکر سکین سکندر نے وہ بڑی دیوار بنائی ہتی جسے فارسی
کتابون مین سد اسکندری لکہا ہے اوسکی البرز نام ایک چوٹی
قریب اٹہارہ ہزار فٹ کے دریائی شور سے بلند ہی الٹائی اس
ملک کو تاتار سے اور یورل اوسی فرنگستان سے علیحدہ کرتا ہے
سب سے بڑی ندی اس ملک مین اوبی ہی وہ پچیس سو پچاس
میل طول مین ہوگی لینا دو ہزار میل طویل ہے دونون الٹائے

سے نکلکر بحر شمالی مین گرتے ہین اور وَلگا اِس ملک کو انگلستان
روس سے جدا کرتی ہوئی کاسپین سی مین گرتی ہی جھیل بیکل کی تین سو
پچاس میل طویل اور پچاس میل تک عریض ہی نومبر سے مئی تک
بسبب سردی کے منجمد رہتی ہے کہان سے وہان سونا چاندی پلاٹینم
تانبا لوہا سیسا سرمہ پارا شورا گندہک پہٹکری ہیرا السنیا پکہراج
وغیرہ بڑی بڑی قیمتی چیزین نکلتی ہین لوہا بہت ہی پہاڑ کی پہاڑ لوہے
کے خواص مقناطیس کا رکہتی ہین سائبیریا کا علاقہ روس کی ملک کا
کالا پانی ہے جو کوئی مجرم سنگین ہوتا ہے اوسکو سائبیریا مین لیجاکر
وہان اوس سے کہان کہودنے کا کام لیتی ہین سائبیریا کے جانب
گوشۂ مشرق و جنوب کمسکٹکا کا جزیرہ نما قریب ۶۰۰ میل کے لمبا ہی اور
اوس مین کئی کوہ آتش فشان ہی ہین دوسرے تیسرے سال جب
وہی اپنی زور پر آتے ہین تب صدہا ہاتہ بلند شعلے اوٹہتی ہین گلی ہوئی
فلزات کی ندیان جاری ہوجاتی ہین اور اونکے درمیان سی اسقدر
خاک نکلتی ہے کہ تیس تیس میل تک چہاجاتی ہے وہان لکڑی اچہی
ہوتی ہے لیکن سردی کی شدت سے زراعت نہین ہوسکتی وہانکے

آدمی شکار مار کر خواہ درختون کی چھال صحرائی پھلون کی ساتھہ ملاکر اپنا شکم پر کرتے ہین اور بطور کشتی بڑے بڑے ہیپے کے گاڑی بنا کر اور اوسمین کتّے جوت کر برفستان پر چلتے ہین ان کتونکا عجیب خواص ہے موسم گرما مین تو وہان کے آدمی اونکو جنگلون مین چھوڑ دیتے ہین وہان وے کتّے اپنی غذا آپ تلاش کر لیتے ہین اور پھر آغاز سرما مین خود بخود جنگلون سے پھر کر اپنی مالکون کی پاس چلے آتے ہین ستمبر سے مئی تک وہان موسم سرما رہتا ہے سمور قاقم اور سنجاب وغیرہ پوستین بہت خوب ہوتی ہین اونکو بیچکر وہان کے لوگ نہایت فایدہ اوٹھاتے ہین جنگلون کے درمیان ہرن کی قسم سے ایک طرحکے بارہ سنگے بھی بہت ہوتے ہین اور علاقجات شمالی مین لوگ اونکو بطور مویشی پرورش کرتے ہین آدمی اس ملک مین روسی قزاق اور تاتاری بہت قسم کے آباد ہین اور وے لوگ بڑے دلیر اور متحمل اور شجاع ہوتے ہین گھوڑے کی سواری اور باز کے شکار سے نہایت شوق رکھتے ہین بہتیرے اونمین عیسائی ہین اور بہتیرے مسلمان اور بت پرست سرکیشیا کی

عورات کا حسن تمام جہان مین مشہور ہی حصہ شمالی مین دریائے شور کے
کنارے لوگ پست قد مضبوط کوتہ گردن سر بڑا منہہ چوڑا سیاہ چشم
فراخ پیشانی پست بینی چہرہ بیضاوی ہونٹہہ پتلے گندم رنگ بال سخت اور
سیاہ شانون پر لٹکتے ہوئی داڑہی بہت کم اور پیر چھوٹے ہوتے
ہین جانور آبی مار کر شکم سیر کرتے ہین اور کپڑے کی جگہہ چمڑے پہنتے
ہین موسم سرما مین جب وہان مہینون کی شب دراز ہوتی ہین
تو یہ لوگ برف مین غار بنا کر اور اوسکے اوپر برف کی ڈہوکون سے کوٹہری
سی بنا کر اوسمین خاموش ہو کر بیٹھہ رہتے ہین اور خس و خاشاک اور
مچھلی کی چربی اوسکی آگ سیکتی ہین اس شدت سے سردی پڑتی ہے
کہ آگ روشن ہونے پر بھی مے سے برف کی مکانات ہرگز نہین گلتے اور
جو لوگ اوسکے اندر رہتے ہین اونکو بخوبی ہوا کی سختی سے محفوظ
رکھتی ہین صورت ان برفی کوٹہریون کی اولٹی ہوئی ناند کیطرح دہوان
نکلنے کے لئے اوپر ایک سوراخ رہتا ہے سائیبیریا کا علاقہ
پیشتر تاتار کی شامل تہا سولہوین صدی مین روس کے شہنشاہ نے اوسکو فتح کرکے اپنے ملک مین شامل
کر لیا جارجیا وغیرہ علاقے بھی اوسنے تھوڑی ہی عرصے سے اپنے قبضے مین جارجیا

کہ علاقہ مین کاسپین بحر کے کنار مغرب درخت اور پانی سے خالی ایک
کفدست میدان مین باکو کا شہر آباد ہے۔ وہان کی تمام زمین نفت
یعنی مٹی تیل سے تر ہے اور جہان کہین سوراخ یا ڈراڑ ہے اوس کے
درمیان سے اوسیطرح کی گیس یعنی ہوائے روشن نکلتی ہے جیسی پہاڑ
کانگڑے کے قریب جوالا مکھی مین نکلتی ہے اور جس سے شب کے
وقت تمام شہر کلکتہ کا روشن رہتا ہے باکو کے بھی لوگ اس
گیس کو نلون کی راہ اپنے مکانون مین لیجاکر چراغ کی عوض اوسی سے کام
لیتے ہین یعنی جہان کہین وہ گیس زمین سے نکلتی ہے وہان سے
اپنے مکان تک ایک نل لگاتے ہین اوسی نل کی راہ بطور دہوئین کے
وہ گیس اونکے مکان مین آ نکلتی ہے بلکہ وہان کے آدمی اپنا
کہانا بھی اوسی گیس سے پکاتے ہین شہر کے قریب اوس جگہہ پر جہان
سے وہ گیس افراط کے ساتہہ نکلتی ہے چار نل بہت بڑے بڑے
آتش دانون کے دودکش کیطرح کہڑے لگا رکہے ہین اون نلون کے
درمیان سے اوس ہوائے روشن کے شعلے بڑے بہبک
اور تیزی کے ساتہہ دور تک بلند نکلتے ہین اوسکے چار طرف آدہہ کوس

کی گرد مین سفید پتھرون کی بلند دیوارین کہچی ہین اور اون دیوارونمین اندر
کی جانب بہت سی کوٹھریان بنی ہین اور اون کوٹھریون کے
درمیان کتنی ہی ہندو فقیر جوگی اور جٹا دہاری بیٹھے رہتے ہین جیسے
اپنا کہانا اپنے ہاتھہ سے پکاتے ہین دوسرے کا چہوا نہین کہاتے
جب مرتے ہین تب اونکو گہی سے غسل دیکر ایک حوض کے درمیان
جو اسی کام کیواسطے بنا رکہا ہے اوسی گیش سے جلا دیتے ہین جنہ
دنون مین اسملک کے آدمی آتش پرست تھے اور گبر کہلاتے تھے
اوسی زمانیکا یہ دیول بنا ہے اب بھی جو وہان اس مذہب کے آدمی
بیچ رہے ہین اونکی مدد سے اوسکا خرچ چلتا ہے ہندو لوگ
باگو کو مہا جو آلا مکہی کہتے ہین ندیون کے مہانون مین جو بحر
شمالی مین گرتی ہین اکثر کرارون کی شکست ہونے پر یا برف کے
گلنی پر زمین کے درمیان ایک طرح کے ہاتیون کے دانت کثرت
سی نکلتی ہین بلکہ ۱۸۰۳ مین برف کی کرارے کے نیچے سے ایک لاش
مسلم نکلی تھی نو فٹ چار انچ بلند ۱۶ فٹ ۴ انچ طویل دانت نہین
کے سینگون کیطرح گہومے ہوئے نو فٹ چھہ انچ طولمین اور

ساڑھے چار من وزن مین چمڑا گھرا اودے رنگ کا اندک
سرخی جھلکتی ہوئے جسم پر اوسکی اون کیطرح سیاہ بال تھے وہان
والی ان دانتون کو سوداگرون کے ہاتھہ فروخت کرتے ہین اور اوس
جانور کا نام میمانتھہ پکارتے ہین لیکن وہان اس جانور کے دانت
اور استخوان ہی ملتی ہین زندہ جانور اب تمام جہانمین کہین نہین
ہے یعنی ہاتی تو بیشک ہوتے ہین لیکن اوس طرحکا ہاتی جسکے وہان دانت
ملتے ہین کہین بھی دیکھنے مین نہین آتا اور عجب تر یہ ہے کہ جہان وہ
دانت ملتے ہین وہ تو صرف برفستان ہے جنگل اور چارا بالکل
نہین جو ایک ہاتی وہان لیجاکر چہوڑو شدت سردی اور اشتہا سے
جلد ہی مر جاویگا یہ ہزارون میمانتھہ کیونکر جیتے تھے اور کیا کہاتے
تھے تو اکثر عالمونکا یہہ خیال ہے کہ زمانہ قدیم مین وہ ملک گرمسیر
اور جنگلونسے بھرا تھا انقلاب زمانے سے ہوا کی تاثیر بدل گئی
اور اب سردی پڑنے لگی اسباب کی ثابت کرنے کے لئے
بڑی بڑی تمہیدین لاتے ہین جو ہو قدرت قادر ذوالجلال کی
انتہا کوئی نہین پا سکتا دیکھو ہزارون برس کے قدیم جانورون

کی لاشین آج تک برف کے نیچے سے نکلتی ہین شراب میوہ قہوہ غلہ کپڑا دوا موتی وغیرہ وہان درساور ون سے آتا ہے اور نمک چاے ریشم چمڑا چیہ بی اور مشک سمور سنجاب قاقم وغیرہ وہان سے غیر ملکو نین جاتا ہے +

افغانستان

یہہ ملک ہندوستان اور ایران کے درمیان مین ۲۵ درجے سے ۳۷ درجے عرض شمالی تک اور ۵۸ درجے سے ۷۲ درجے طول شرقی تک چلا گیا ہے جانب جنوب دریاے شور جانب شمال توران جانب مشرق ہندوستان جانب مغرب ایران اوسکی سرحد ہے نوسو میل مشرق سے مغرب کو لمبا اور قریب آٹھ سو میل کے شمال سے جانب جنوب چوڑا ہوگا وسعت چار لاکھ چورانبے ہزار میل مربع ہے ۴۹۴۰۰۰ اور آبادی فی میل مربع اٹھائیس آدمی کی یعنی ایک کروڑ چالیس لاکھ آدمی اوسمین بستے ہین اس ملک کے تین بڑے حصے ہین شمال اصلی افغانستان جنوب بلوچستان اور مغرب ہرات یا خراسان اگرچہ یہ تمام ملک افغانستان خواہ کابل کی سلطنت کہلاتا ہے لیکن اندنون مین وہان ضلع ضلع کے

حاکم علیحدہ علیحدہ بن بیٹھے ہین صرف برائی نام کابل کے امیر کے دخل مین
ہین تسمین ہرآت والا تو اب جدا ہی بادشاہ کہلاتا ہے اسملک مین پہاڑ اور
جنگل بہت ہین لیکن جو زمین پانی سے تر ہو وہ نہایت بارآور زرخیز ہے
ہمالیہ کا سلسلہ جو دریائے سندہ کے کنارہ راست اسملک کے حصہ شمالی مین
واقع ہوا ہے وہان والے ہندوکش کہتے ہین کئی چوٹیان اوسکی دریا کے
شور سے بیس بیس ہزار فٹ تک بلند ہین درخت اوسپر بہت کم اور چھوٹے
چھوٹے بلوچستان مین ریگستان کا بڑا جنگل تین سو ۳۰۰ میل لمبا اور دو سو ۲۰۰ میل
چوڑا ہوگا ندیان ہیرمند اور فرح دونو زرہ کی جھیل مین جو سیستان
کے درمیان تخمیناً ایک سو میل طول مین ہوگی گرتی ہین ہیرمند ساڑھے
چھہ سو ۶۵۰ میل سے زیادہ طویل ہے میوے کابل کے مشہور ہین اونمین
بھی سیب ناشپاتی خوبانی انار انجیر سردے اور انگور تو بہت ہی
عمدہ ہوتے ہین غلہ مین جو گیہون چاول وغیرہ اور درختون مین چیل
کیلو دیودار بان سرو اخروٹ زیتون بھوج توت بید مجنون وغیرہ بہت
ہوتے ہین بلوچستان اور ہرآت کی پہاڑون مین ہینگ کی درخت
جنگلون مین پیدا ہوتے ہین اور وہان کے لوگ اونکی ترکاری بناتے

ہین شہتوت اِسملک مین بہت ہوتا ہی یہانتک کہ مفلوک آدمی اوسی کے آٹے
کی روٹیان پکاتے ہین سونا چاندی لسنیا یاقوت لاجورد سیسا لوہا سرمہ
گندہک ہرتال پھٹکری نمک اور شورا کہان سے نکلتا ہے گنتی شکاری
اِسملک مین خوب ہوتے ہین اور بلی بھی بڑے بالون والی وہان کے
بہت خوبصورت ہین دُنبی کی دُم وہان سات سیر تک وزنی ہوتی ہے اور
بالکل چربی سے بھری ہوئی جنگل مین شیر بھیڑیے لکڑبگھی لومڑی خرگوش
بھالو ہرن بندر سور ساہی کے علاوہ بھیڑ بکری اور گدہے بھی رہتے ہین شتر
اور بیل وہان بڑا کام دیتے ہین اور گھوڑے تو اوس طرف کی مشہور
ہی ہین چڑیونمین عقاب باز بگلا سارس نیز کبوتر بط مرغابیان وغیرہ سب
ہوتی ہین سانپ اور بچھو بڑے ہوتے ہین لیکن ندیون مین مگر اور
گھڑیال نہین ہین اور مچھلیان بھی تہوڑی ہی قسم کی ہوتی ہین گرمی
سردی اوسملک مین بلندی اور پستی پر منحصر ہے یعنی کوہستان اور
بلند مقامون مین تو برف اور نہایت سردی اور ریگستان اور نیچی
جگہون مین شدت سے گرمی رہتی ہے برسات وہان نہین ہوتی سرِ ب
اسملک مین نا واقفیت آدمی کے لئے بڑے مغالطہ کہانے کی

جگھہ سے دور تک زمین پر پانی سے پانی نظر آتا ہے بلکہ جسطرح اصل پانی
مین کنارے کی چیزونکا عکس پڑتا ہے اوسیطرح اوسمین بھی گرد و پیش
کے درخت جانور وغیرہ منعکس ہوتے ہین اور سموم ایسی ایکطرحکی گرم
ہوا گرمی مین وہان کے ریگستان مین چلتی ہے کہ جو شاید آدمی کے جسم
مین لگے تو وہ ایک لمحہ مین سوختہ ہو کر بیدم ہو جاوے آدمے
اسملک کے سُنی مسلمان ہین ہندو بھی کم و بیش وہان بستی ہین افغان اگرچہ
اکثر لاغر ہوتے ہین لیکن مضبوط اور محنتی اور گٹھیلے بلند بینی اور بیضاوی
چہرے یہ لوگ دل مین کینہ طمع حسد اصرار تحمل اور آزادی بہت رکھتے ہین
بلوچی طبعی غارتگر ہین اکثر کمبلون کے تنبو تان کر میدانون مین پڑے
رہتے ہین اور قافلون پر چھاپا مارتے ہین زبان افغانستان مین کئی
بولی جاتی ہین دس سے کم نہین ہین لیکن پشتو بہت جاری ہے
بلوچستان مین تجارت اور سوداگری بہت کم ہے نکاس تو کچھہ
بھی نہین ہوتا افغانستان سے اُون ریشم ہراتی قالین میوہ
خشک و تر ہینگ مجیٹھہ تماکو گھوڑا خچر بھنگری گندہک سیاجیرا وغیرہ چیزین
باہر جاتی ہین اور سلاح ولایتی کپڑا شیشہ ظروف چینی پشمینہ نیل دوا

چمڑا کاغذ فیلڈ تدان جو لہر سونا چاندی وغیرہ وہان باہر سے آتا ہی زمان سابق مین یہ ملک
راجہای ہندوستان کے زیر فرمان تہا سکندر کے عہد مین یونانی صوبہ دارون کے
تحت مین رہا پہر بتدریج ایران کے بادشاہون کے قبضہ مین آیا اور ایران
کے ساتہہ وہ بہی خلیفاؤن کی سلطنت مین شامل ہوا ۲۶۲ھ مین جب اسمعیل
سامانی خلیفہ کے حکم سے نکلکر بخارا کا خود سر بادشاہ ہوا تو اوسنے اس ملک پر اپنا قبضہ رکہا
الپتگین اس ملک کا پہلا خود سر بادشاہ ہوا اور اوسکے بیٹے کی وفات کے بعد
سبکتگین نے غزنی کو اوس ملک کا دار السلطنت مقرر کیا اوسکا بیٹا محمود ایسا
بڑا اور نامی بادشاہ ہوا کہ نہ اوس ملک مین پہلے کبہی ہوا تہا اور نہ بعد اوسکے آج تک
ہوا ہی ۱۱۸۶ھ مین یہہ سلطنت غوریون کے خاندان مین گئی اور غوریون کا
خاندان تمام ہونے پر تہوڑے ہی عرصہ تک تاتار مغل اور ایرانیون کے قبضہ
مین رہی یہانتک کہ ایران کے بادشاہ نادرشاہ کے مارے جانے
پر احمد شاہ درانی افغانستان کا خود سر بادشاہ بن بیٹہا بلکہ لاہور ملتان
وغیرہ ہندوستان کا بہی گوشہ دبایا ۱۸۰۹ء مین دوست محمد بارکزئی
نے اوسکے نبیرہ شاہ شجاع اور محمود کو تخت سے خارج کرکے تاج بادشاہی کا
اپنے سر پر رکہا اور دریوں سے ملکر ہندوستان کے حد پر فساد

برپا کرنا چاہا تب ناچار شاہ شجاع اوسملک کے اصلی مالک کو جسنی سرکار سے مدد
چاہی تھی تخت پر بٹھایا اور دوست محمد خان کو وہان سے خارج کرنیکے لئے
سنہ ۱۸۳۹ مین اوس ملک کے درمیان فوج انگریزی گئی تھی سنہ ۱۸۴۱ مین ملکیون نے
دوست محمد خان کے بیٹے اکبر خان کی بغاوت سے نہایت بلوا کیا سر الکزنڈر برنس
صاحب اور سر ولیم میکناٹن صاحب دونو ماری گئی اور فوج بھی سرکاری قریب
چار ہزار جنگی سپاہی کے تخمیناً بارہ ہزار آدمیون کے بھیر کے ساتھ اوس اکبر خان
کی دغابازی اور فریب اور برف کی سختی سے بالکل غارت ہوئے
صرف جنرل سیل صاحب اوسکی دام مکر مین نہ آئے اور جلال آباد کی قلعہ پر قابض
بنے رہے اگرچہ سنہ ۱۸۴۲ مین سرکاری فوج نے پہر اوس ملک مین جاکر قبضہ کیا لیکن چونکہ
شاہ شجاع الملک بھی اوس بلوے مین مارا گیا تہا اور اوسکے بیٹے سلطنت
کی لیاقت نرکھتے تھے اور سرکار کو وہ ملک اپنی دخل مین رکہنا منظور نہ تہا
آخرکار سرکاری فوج اوس ملک کو چھوڑ کر چلی آئی اور دوست محمد کو بھی جو قید
مین تہا رہا کر دیا اب وہ اوس ملک کے بادشاہت کرتا ہی آئین قانون وہان مسلمانون
کی شرع بموجب چلتا ہی آمدنی کچھ کم و بیش ستاون لاکھ روپیہ سال ہی اسمین
چوتیس لاکھ تو کابل قندہار یعنی اصلی افغانستان اور بیس لاکھ نقد اور جنس

ملا کر ہرات کی بلوچستان کل تین لاکھہ کا ملک ہی دار السلطنت کابل ۳۴ درجے ۱۰ دقیقے عرض شمالی اور ۶۹ درجہ ۱۵ دقیقے طول شرقی مین دریائی شور کے کچھہ کم ساڑھے چھہ ہزار فٹ بلند کا ماندی کے دو رویہ دلچسپ میوہ جات کے باغ اور پھولون کی جنگل کے درمیان تین میل کے گردے مین تخمیناً ساٹھہ ہزار آدمیون کی بستے ہی گوشہ مغرب اور جنوب مین ایک چھوٹے سے پہاڑ پہ بالا حصار کا قلعہ بنا ہی اور جانب جنوب اکبر کے دادا بابر شاہ کی قبر ہی کابل سے چالیس میل شمال چار سو فٹ بلند ایک پہاڑ کے النگ مین ڈھائی سو گز بلند اور ایک سو گز چوڑا بالو کا انبار پڑا ہی جب کبھی اوسپر کوئی آدمی چڑھتا ہی یا ہوا زور سے لگتی ہے تو اوس بالو کے درمیان سے نقارے اور نفیرے کی صدا نکلتی ہے (۱) وہان والے اوسکو ریگ رواں کہتے ہین اور اوسکے پاس ایک غار ہی اوسے امام مہدی کا مکان بتاتے ہین غزنی خواہ زابل کابل سے ستر میل

(۱) سبب اسکا جو ایشیاٹک جرنل مین لکھا ہے وہ بیدون علمی کتابون کے پڑھے لوگون کی فہم مین نہ آویگا اسلئے ترجمہ نکر کے بجنسہ انگریزی مین لکھہ دیتے ہین +

"Cause reduplication of impulse setting on in vibration in a ochuv of echo"

جنوب دریاے شور سے پورے آٹھہ ہزار فٹ بلند سو امیل کے گردین خندق اور پختہ فصیل کے درمیان دس ہزار آدمیون کی آبادی ہے شہر کے حصہ شمالی مین قلعہ ہے قدیم شہر تین میل کے فاصلہ پر گوشہ مشرق و شمال مین بستا تہا ۱۱۵۵ء مین علاؤ الدین غوری نے اوسی غارت کیا جو لوگ اوسمین نامی و گرامی تھے اونہین وہان قتل نکر کے زندہ غور مین جو ہرات سے ایکسو بیس۱۲۰ میل گوشہ مشرق و جنوب مین ہے گرفتار کر لیگیا اور پہر چوپرون سے ذبح کر کے اونکے خون سے اپنے قلعہ اور مکان کا گارا گوندہوایا اب اس غزنی قدیم مین جسے محمود نے ہندوستان ویران کر کے آباد کیا تہا صرف محمود شاہ کے مقبرے کے دو مینار سو سو فٹ بلند باقی رہگئی ہین صندل کے دروازون کے جوڑی اٹہارہ فٹ بلند جو محمود شاہ سومناتہہ کے بہاٹک سے اکہاڑ لیگیا تہا اسی مقبرے مین لگی تہی انگریزی فوج اپنی قوت بازو ظاہر کرنے کے لئی کابل سے پہرتے وقت اوسے پہر ہندوستان کو لے آئی اب وہ اگرے کے قلعے مین رکہی ہے قندہار جسکا نام سنسکرت مین گندہار لکہا ہے کابل سے تخمیناً دو سو۲۰۰ میل گوشہ مغرب و جنوب مین

دریای شور سے ساڑہے تین ہزار فٹ بلند تین میل کے گردے مین خندق
اور شہر پناہ خام کے درمیان تخمیناً پچاس ہزار آدمیون کی آبادی ہے
چوک جسے وہان ملے چار سو کہتے ہین پچاس گز چوڑا گنبد سے پٹا ہے
ہرات کابل سے کچھہ کم پانسو میل مغرب خندق و شہر پناہ خام کے درمیان
چہیالیس ہزار آدمیون کی بستی ہے نہایت غلیظ کوچہ تنگ بازار محرابی چہت
سے پٹا ہوا چوک گنبد کے تلے کابل سے مغرب گوشہ مغرب و شمال کو مایل
افغانستان کی حد شمالی پر ترکستان کے راہ مین دریاے شور سے ساڑہے
آٹھہ ہزار فٹ بلند ہندوکش کے گہاٹی پہ بامیان کے قریب بہت
سی عمارات قدیم کے نشان مین دو کہڑی مورتین مع کپڑے ایکسو اشی اور
دوسرے ایکسو سترہ فٹ اونچی پہاڑ مین تراشی ہین وہان والے اونکو
سنگ سال اور شاہ مرا کہتے ہین قریب ہی اوس پہاڑ مین بڑے
بڑے غار بہی بطور گوشہ عبادت پتھر تراش کر بنائے ہین سوائے اسکے
اوس ملک مین جو سب دیہ گوپ اور قدیم سکے ملتے ہین اونسے یہ بات نکلے
ظاہر ہے کہ مذہب اسلام شایع ہونیکے پہلے وہان والے بہی مثل ہندوستانیون
بدھہ اور بیدہ کو مانتے تہے اب بہی اون پہاڑون مین ایک قوم سیاہ پوشون

کی بستی ہے مسلمان اونکو کافر پکارتے ہین اور وہ مسلمانون کی قتل کو
بڑا ثواب سمجھتے ہین عورات اونکی نہایت حسین ہوتی ہین لیکن طور وطریق
اونکی کچھہ عجائبات سے ہین نہ اس زمانہ کے ہندؤن سے ملتے ہین نہ مسلمانون
سے نہ بودھون سے نہ عیسائیون سے قلعات بلوچستان کے خان
کی رہنے کی جگھہ کابل سے سواچار سو میل بطرف گوشہ مغرب وجنوب یائل
جنوب دریاے شور سے ۶۰۰۰ چھہ ہزار فٹ بلند ایک پہاڑ کے کنارے
پر شہر پناہ خام کے اندر آباد ہے جانب مغرب قلعہ ہے آبادی گرد نواح
کی بھی ملاکر بارہ ہزار ۱۲ سے زیادہ نہین ہے قلعات سے تخمیناً اڑھائی
سو میل کے قریب جانب جنوب مائل گوشہ مغرب و جنوب اور جہان ہنگگل
ندی سمندر سے ملی ہے اوس سے بیس میل اوپر اوسی ندی کے کنارے
دو پہاڑون کے درمیان ایک غار سا اوسی کے اوپر ہنگ لاج دیوی
کا چھوٹا سا خام مندر بنا ہے مورت نہین ہے صرف پنڈی کے
پرستش ہوتی ہے یہ مقام ہندؤن کا معبد مشہور ہے ہمکو اوسکا صحیح نام
ہنگگلا معلوم ہوتا ہی کیونکہ ہنگ لاج کا لفظ کسی کتاب مین نہین ملتا
اور ہنگلا چھڑا من تنتر مین اوس پیٹھہ کا نام لکھا ہے جہان ستی کت

مذہب والون کے اعتقاد مطابق تیرتھ گاہ بتاتے ہین ہندوستان کے جوزایرہ وہان آتے ہین انکو کراچی بندر سے دس منزل پڑتا ہے ٭

توران

خواہ ترکستان جسے انگریز لوگ اِن ڈیپن ڈینٹ ٹارٹاری یا خود سر تاتار بھی کہتے ہین ۳۵ درجے سے ۵۵ درجے عرض شمالی تک اور ۵۲ درجے سے ۸۷ درجے طول شرقی تک چلا گیا ہے جانب مغرب اوسکے کاسپین سی یا بحر خضر نام ایک جھیل واقع ہے انگریز لوگ اس کاسپین کو سی اور مسلمان بحر یعنی سمندر بہت وسیع اور شور ہونیکے سبب سے کہتے ہین لیکن درحقیقت وہ جھیل ہی ہے کیونکہ اوسکا پانی چار طرف خشکی سے محصور ہے الغرض یہ جھیل دنیا مین سب سے بڑی جھیل ہے اڑہائی سو میل عرض مین اور ساڑھے چھ سو ۶۵۰ میل طول مین ہوگی التائی کے پہاڑ کا سلسلہ توران کو سمت شمال روس کے ملک سے اور بلور تاغ کے پہاڑ اوسکو جانب مشرق چینی تاتار سے اور ہندوکش کے پہاڑ اوسکو سمت جنوب افغانستان سے علیحدہ کرتے ہین یہ سب کوہستان ایکدوسرے سے متصل اور ہمالیہ سے ملے ہوئے ہین گویا اوسکی دہ

فروعات مین سمت جنوب اوسکی سرحد جیحون پار برابر کاسپین تک ایران سی متصل ہی یہ ملک مشرق سی مغرب تک پندرہ سو میل طول اور شمال سے طرف جنوب گیارہ سو میل عریض ہی وسعت دس لاکھہ میل مربع آبادی پانچ آدمی فی میل کے حساب سے پچاس لاکھہ کی ہے سمت شمال اسملک مین بڑی بڑی ریگستان واقع ہین کہ جنمین ایک پتا گھاس کا بھی نہین جمنا دریا جیحون اور سیحون مشہور ہین جیحون جسے انگریز مین اکسس اور سنسکرت مین چاکشس کہتی ہین تیرہ سو میل اور سیحون نوسو میل بہتا ہی جھیل ارال کی جسے بحر خارزم بھی کہتی ہین اڑہائی سو میل طول اور ستر میل عرض مین ہے لیکن پانی اوسکا شور ہی جیحون اور سیحون دونو بلور تاغ پہاڑ سی نکلکر اسی جھیل مین گرتی ہین پیدائشین وہان کی گردپیش کے ملکون سے بہت ملتی ہین کہان سے سنیا سونا چاندی پارا تانبا لوہا نکلتا ہے بدخشان کا علاقہ اسملک کے جانب گوشہ مشرق و شمال ہند و کش کے شمال پیدایش لعل مین بہت مشہور ہی ایام سرما مین سردی شدت سی پڑتی ہے تاہم آب وہوا اوسملک کی بہتر ہے تاتاریون مین چوپانون کی قوم سی بہت ہین اکثر آدمی صرف مویشی پالکر اپنی اوقات بسر کرتے ہین اور جہان چارہ پانی کا آرام دیکھتی ہین وہین جگہہ اپنی ڈیری جا گاڑتے ہین جو لوگ شہر اور گانو مین بستی ہین وے تجارت اور

زراعت بھی کرتے ہین آدمی وہانکے سنی مسلمان ہین اور بادشاہ وہان کا

امیر المومنین کہلاتا ہے منشی موہن لعل جو سر الگزنڈر برنس صاحب کے ساتھہ

بخارا گیا تہا اپنی کتاب مین لکھتا ہے کہ وہانکا بادشاہ بموجب حکم قرآن

کے نہ تو زرجواہر پہنتا ہے اور نہ ظروف طلاو نقرہ مصرف مین لاتا ہے

ایکدن جب وہ باغ کو گیا تو منشی صاحب نے اوسکی سواری دیکھی تہی اچھے خاصے

مولویون کیطرح لباس سادہ پہنے گہوڑے پر چلا جاتا تہا دس پندرہ

سوار ساتھہ تہے اور خچرون پر دیگ دیگچے رکابیان لوٹے وغیرہ مسی قلعی آ

کہانے کے ظروف بار تہے یہہ لوگ داڑہی رکھتے ہین اور مردمک چشم اور بال

اونکے سیاہ ہوتے ہین فوج یہانکے بادشاہ کی پچیس ہزار آدمی اڑتالیس لاکہہ

روپیہ سالانہ بخارا اوسکا دار السلطنت شغد ندی کے دونون کنارونپر آباد ہے

وہ بڑی تجارتگاہ ہے وہان چین ہندوستان روس فرنگستان سب جگہہ کی

چیزین آتی ہین آبادی اوسمین ڈیڑہ لاکہہ آدمیونکی تصور کرتے ہین مساجد

شہر مین تین سو ساٹھہ سے کم نہین ہین اور مدرسے اس سے بھی زیادہ ہین

وہانکے بازار مین برف اور چائی کی دوکانین بہت ہین وہانکے آدمی چای بکثرت

پیتے ہین ہندوؤن کو حکم ہے کہ اپنی ٹوپیون پر نشان رکھین تاکہ مسلمان

کبھی مغالطہ سے سلام علیک نہ کہیں وے لوگ صرف نام کے ہندو ہیں طریق اونکی بالکل گیشتہ

بلخ بخارا سے اڑہائی سو میل سمت گوشۂ مشرق و جنوب نہایت قدیم شہر ہے زردشت

جسنے پارسیونکا مذہب جاری کیا تہا اسی شہر کے درمیان پیدا ہوا تہا اب اندک زمانہ سے

وہ کابل والونکے دخل میں جا رہا ہے سمرقند بخارا سے ڈیڑہ[۱۵۰] سو میل مشرق دلچسپ

سیراب اشجار میوجات کے درمیان شہر پناہ خام کے اندر آباد ہے وہ امیر تیمور بادشاہ کا

دار السلطنت تہا کہ جسکی اولاد ابتک تخت دہلی پر تہی اگرچہ یہہ تمام ملک بخارا کی سلطنت میں

شمار کیا جاتا ہے لیکن اوسکی درمیان خیوا خواہ خوارزم سمت گوشۂ مغرب و شمال خوکند

خواہ کوکن سمت گوشۂ مشرق و شمال قندز سمت گوشہ مشرق و جنوب ان تینون

علاقون کے خان یعنے حاکم صرف براے نام بخارا کی ماتحت ہین ؛

ایران

۲۵ درجے سی ۴۰ درجے عرض شمالی تک اور ۴۴ درجے سے ۶۵ درجے طول شرقی تک

طرف شمال روس اور توران اور کاسپین سی ہے جنوب ایران کی کہاڑی جسے وہان ا

دریاے عمان کہتے ہین مشرق افغانستان اور جانب مغرب ایشیاے روم سے شامل ہوگیا

ہے قریب نو سو میل ہے کہ مشرق سے مغرب کو لمبا اور چہہ سو میل شمال سے

جانب جنوب چوڑا ہے وسعت پانچ لاکہہ ساٹہہ ہزار[۵۶۰۰۰۰] میل مربع آبادی فی میل ٹہارہ[۱۸]

آدمی کے حساب سے ایک کروڑ آدمی کی انداز کرتے ہین ذیل مین اس ملک کے صوبون کے مقابل مین اونکے بڑے شہرونکا نام لکھا ہے ؛

نمبر	اسماء صوبہ	اسماء شہر
۱	آذربایجان بطرف گوشۂ مغرب و شمال	تبریز
۲	کردستان آذربایجان کے جنوب ...... روم اور روس کی حد پر	کرمان شاہ
۳	لورستان کردستان کے جنوب	خرم آباد
۴	خجستان لورستان کے جنوب سمندر کی کہاڑی تک	دزفل
۵	فارس خجستان کے جانب مشرق	شیراز
۶	لارستان فارس کے بحر جنوبی کی کہاڑی تک	لار
۷	کرمان فارس سے مشرق	کرمان
۸	خراسان کرمان کے شمال	مشہد
۹	عراق فارس سے شمال رو	اصفہان طہران
۱۰	مازندران عراق سے شمال رو	ساری
۱۱	گیلان مازندران سے طرف گوشۂ مغرب و شمال ...	رشد
۱۲	استراباد گیلان کے شمال	استراباد

ہرمزا اور گرک وغیرہ کئی جزایر جو ایران کی کہاڑی مین ہین اسی سلطنت مین شمار کیے جاتی ہین ایران کی کہاڑی سے مروارید آبدار نکلتے ہین ریگستان اور کوہستان کی اس ملک مین افراط ہے اور اونکے بیچ مین جابجا دلچسپ اور خوشنما دونین ہین کہ جنمین پہول پہل آبادی اور سبزی سب کچھہ موجود ہے سمت جنوب کے

پہاڑ تو فی الجملہ با اشجار ہین باقی بالکل بے شجر وہ بڑا ریگستان جو کرمان سے
مازندران تک چلا گیا ہے چار سو میل سے کم طول مین نہین ہے دریا بہت بڑا
کوئی نہین ہے جہیل رومیا کی کاسپین سی اور حد غربی کے درمیان تین سو
میل کی گردی مین آب صافی مگر شور سے پر ہے اور اوسکے درمیان سے گندہک کی بو
آتی ہے زمین جو سیراب ہے خوب زرخیز اور بار آور ہے پیدائیش وہان غلہ اور
میوہ جات کی مثل افغانستان کے لیکن میوہ ایران کا تمام جہان سے بہتر زعفران اور
تمباکو بہی اچھی ہوتی ہی جانور وہان وہی ہوتے ہین جنکا مذکور ابہی افغانستان مین ہو چکا
ہے گہوڑا ایران کا اگرچہ مثل عرب کے خوب صورت اور تیز نہین ہے مگر قد اور مضبوطی
مین اوس سے بڑہ کر ہوتا ہے میلر صاحب لکھتے ہین کہ ایک سوار
طہران سے دس روز مین بوشہر کو جو سات سو میل سے زیادہ ہے
خط لیکر بہیج گیا تہا جنگلوں مین گورخر کثرت سے ہین کہان سے ایران مین
چاندی سیسا لوہا تانبا سنگ مرمر نفت گندہک اور فیروزہ نکلتا ہے
مومیائی وہان ایک پہاڑ کے غار مین مثل پانی کے ٹپکتی ہے سال بہر مین یکبار
حاکم ضلع اوس غار کو کہولتا ہے جسقدر مومیائی مجتمع ہوئی رہتی ہے بادشاہ کی حضور
مین بہیجدیتا ہے اس سے زخم بہت ہی جلد آرام ہوتا ہے حصہ شمالی مین سردی جنوبی مین

گرمی رہتی ہی آسمان ہمیشہ صاف و شفاف ہوا ہین چونکہ بارش

صرف غیلان اور مازندران کے صوبجات مین جو کہ دریا

کے کنارے ہین ہوتی ہے باقی اور جگہون مین بہت کم ہوتی

آب و ہوا اوس ملک کی نہایت عمدہ ہے آدمی وہانکے حسین

خندہ رو ملنسار عیاش خوش اخلاق خوش غذا خوش پوشاک

با ادب مہمان نواز جوانمرد بردبار شاعر خوشامد پسند اور ظالم

ہوتے ہین مزاج اونکا نرم مگر زود رنج کاہل اوس سرے کے

لیکن وقت ضرورت محنت بھی بڑی کرتے ہین بال اونکے

رہتی ہین ڈاڑہی بعضی منڈوا ڈالتے ہین اور سرخ ٹوپیان

پہنتی ہین اسی جہت سے قزلباش کہلاتے ہین کیونکہ زبان

ترکی مین قزلباش کے معنی سرخ ٹوپی ہین عورات چہرہ پر

نقاب رکھتی ہین گاڑیان وہان نہین ہوتی سواری گھوڑی

کی عورات شترون پر محمل مین پردے کے اندر بیٹھتی ہین

مذہب مین وہانکے مسلمان اہل تشیع ہین اور اکثر اون مین

جو صوفی کہلاتے ہین یہان کے بیدا ہیون سے ...

رکھتی ہین آئین قانون وہان قرآن کی حکم بموجب جاری رہین
زبان ایرانیون کی یعنی فارسی دنیا کی سب زبانون سی شیرین
ہے اگر اوسکو مصری اور قند بہی کہین تو بجا ہی اوس ملک مین
علم کی قدر رہی قالین ریشمی کپڑے کمخواب شال بندوق تفنگچہ اور
تلوارین بہت عمدہ بنتی ہین مینہ بہی خوب ہوتا ہی قالین شراب
ریشم روئی ہوئی گہوڑی اور دوائین وہان سی باہر جاتی ہین
اورشکر نیل مصالحہ کپڑا اوزار شیشی ظروف چینی طلا رانگاہ وغیرہ
ایسے چیزین وہان بیرونجات سے آتی ہین ایران مین مندر
مکان وغیرہ کے نشان کثرت سے ملتی ہین درحقیقت یہہ سلطنت
بہت قدیم ہے بیشتر وہان کے آدمی آتش پرست تہی یعنی آگ
کے معتقد تہے اور اسیکی پرستش کرتے تہے انہی مندرون مین
ہمیشہ اگن کنڈھ یعنی آتشکدہ کے درمیان آگ کو مشتعل رکہتے
تہے کبہی منطفی ہونے دیتے سنہ ۶۳۶ مین معرکہ قدسیہ کے درمیان
ایران کے بادشاہ یزدگرد نے عربون کے ہاتھہ سے شکست کہائی اور اوسیوقت
سے ایرانیون کو مسلمان ہونا پڑا سنہ ۱۲۱۸ع مین چنگیز خان نے سات لاکھہ تاتاریون
کے ساتھہ ایران فتح کیا تہا چنگیز خان مسلمان

تھا بلکہ بت پرستی کرتا تھا نادرشاہ جو ہندوستان سے
ستتر کروڑ روپیہ کا مال غارت کر لیگیا اسی ایران کا بادشاہ
تھا فوج دوامی دس ہزار سپاہی اور تین ہزار غلام باقی سب
جاگیرداران کی بھرتی اور آمدنی قریب تین کروڑ روپے سالانہ کی
طہران ایران کا دار السلطنت ۳۶ درجے ۴۰ دقیقے عرض شمالی
اور ۵۰ درجے ۲۵ دقیقے طول شرقی مین دامن کوہ پر خندق اور
شہر پناہ مضبوط کے درمیان پانچ میل کے حلقے مین ساٹھہ ہزار
آدمیون کی آبادی ہے مکانات اکثر خشت خام کے لیکن قلعے
کے درمیان محلسرائی شاہی عمدہ بنی ہین دار السلطنت قدیم
اصفہان طہران سے کچھہ اوپر اڑھائی سو میل سمت جنوب
زندرود کے کنارے دو لاکھہ آدمیون کی آبادی بازار بنا ہوا
چوک بہت بڑا دو ہزار فٹ طویل درمیان مین نہر اور حوض
سنگ موسی کے بنے ہوئے اور درخت سایہ دار لگے ہوئے
شہر کے سمت جنوب آٹھہ باغ شاہی جدا جدا فصلون کے
لئے ہشت بہشت نام معہ نہر و حوضون کے بہت نفیس بنے

ہیں اور ان میں نا سے ایک باغ کے درمیان چالیس چالیس فٹ بلند چالیس ستونوں کا جو شیش محل بنا ہے رنگا رنگ کے پھولوں کے عکس سے گویا درحقیقت ایوان جواہر نگار معلوم ہوتا ہے اس چہل ستون کے ستونوں کو سنگ مرمر کے چار چار شیروں کی پشت پر جمایا ہے ۱۳۸۷ء میں جب امیر تیمور بادشاہ نے اوسے لوٹا تو ایک لاکھ ستر ہزار آدمی قتل کئے اور شہر پناہ کی فصیلوں پر اونکے سروں کے انبار لگا دئے ڈیڑھ سو برس بھی نہیں گذرے کہ جب چارڈن صاحب نے اوس شہر کو جو بیس میل کے گردے میں آباد دیکھا تھا اوسوقت اوسمیں دس لاکھ آدمی سات سو پینتالیس مسجد اڑتالیس مدرسے اٹھارہ سو کاروانسرا اور دو سو ستر حمام تھے شیراز طہران بانچسو میل سمت جنوب اشجار خوشنما کے جھنڈ میں دور سے مینار مساجد اور گنبد چمکتے ہوئے چالیس ہزار آدمیوں کی آبادی ہے مکان چھوٹے کوچے تنگ لیکن باہر باغ بہت نفیس لگا ہے خوشبودار سے پر فوارے جاری ہیں حافظ اور سعدی اسی جگہ مدفون

شیراز سے تیس میل سمت گوشہ مغرب و شمال ایران کا نہایت قدیم دار السلطنت
استخر جسے انگریز پرسی پولس کہتے ہین آباد تھا سکندر نے اوسے
غارت کیا ایک مکان ویران جسے وہان والے تخت جمشید کہتے ہین ابتک موجود
ہے اوسکی سنگ مرمر کی صفائی جو مثل آئینہ درخشان ہین اوسکے ستونونکی
بلندی جو اوسوقت بھی کچھہ کم و بیش ساٹھہ ہاتھ استادہ ہین اوسکی صورت
مورت اور نقاشیونکی باریکی جو زینون کے درمیان بہت لطافت کی ساتھہ
بنائی ہین دیکھکر تعجب ہوتا ہے اوس مکان ویران پر بہت سے قدیم پارسی حروف
بشکل پیکان منقوش ہین اب اونکو اس زمانہ مین کوئی بھی نہین پڑھہ سکتا
تھا سر ہنری رلنس صاحب نے دس برس کی کوشش مین اوس تحریر کا مطلب
نکالا اور ان حرفون کی الف بی بھی بنالی کہ اوسکے مدد سے اوسملک
مین جہان جہان قدیم مکانون پر اوس قسم کے کتابے تھے جملہ پڑھے
گئے اوس پرسی پولس کے ویرانے پر شاہ عالی وقار کیخسرو جسے چوبیس
سو برس کے قریب گذرتے ہین اور دارا کا نام لکھا ہے اور لکھا ہے
کہ ہندوستان سے مصر اور یونان تک تمام ملک اونکے زیرنگین تھے
یہہ قدیم زبان پارسی جو حروف مشابہ پیکان تیر مین لکھی ہے سنسکرت سے

خاص کرکے کلام ہند سے اتنی ملتی ہے اور لباس سلاح سواری اور
صورت اون شکلونکی جو وہان پتھرون پر منقوش ہین ہندوستان کے
کئی قدیم مندرون کی نقاشی سے ایسی مشابہ ہوتی ہین کہ جن لوگون نے ایران
اور ہندوستان کی تواریخ سلف بخوبی دیکھی ہین اونکے دلمین یقین کلے
ہو جاتا ہے کہ اوس زمانے مین ہندوستان ور ایران کے چال چلن مذہب
طور طریق وغیرہ مین کچھہ بڑا فرق نتھا ہندو لکا سول منتر گایتری آفتاب
کی مدح ہے ایرانی بھی پہلے مِتر یعنی آفتاب کے معتقد تھے ہندوستانیون کے
قول بموجب انگرا رشی نے آگ ظاہر کی اور یگیہ ہوم وغیرہ کی بنیاد
ڈالی ایرانیون کے کلام مطابق زردشت نے آتش پرستونکا مذہب شایع کیا
ہندوستان مین جینی خواہ بودھون نے جان کشی ترک کی ایران کے
درمیان صرف سالمین ایکمرتبہ بادشاہ اپنی فوج لیکر چند جانورون کے
حفاظت کے لئے موذی یعنی گوشت خوار درند جانورون کو ہلاک کرنیکے
لئے لشکر کشی کرتا تھا وہی گویا شکار کی اصل ہوئی باقی
وہ بھی جان کشی کو نہایت مذموم جانتے تھے انقلاب زمانے سبب
دونو ملکون کی چال چلن مذہب طریق وغیرہ مین فرق آگیا ✦

عرب

یہہ جزیرہ شمال ایشیا کے گوشہ مغرب جنوب مین ۱۲ درجے ۳۰ دقیقے سے
۳۴ درجے ۳۰ دقیقے عرض شمالی تک اور ۳۲ درجے ۳۰ دقیقے
سے ۶۰ دقیقے طول شرقی تک چلا گیا ہے حدود اوسکے شمال روم کی
سلطنت شرق ایران کی کہاڑی مغرب ریڈ سی نام کہاڑی جسے بحر قلزم
اور بحر احمر بہی کہتے ہین اور سوئیز کا گردن زمین اور جنوب بحر عرب
ہی شمال سے طرف جنوب ستره سو میل طول اور شرق سے مغرب کو بارہ
سو میل عرض مین ہے وسعت دس لاکہہ میل مربع آبادی فی میل مربع بارہ
آدمی کے حساب سے ایک کڑوڑ بیس لاکہہ کی ہے حجاز کا علاقہ جسمین
مکہ اور مدینہ ہی روم کے بادشاہ کے تحت حکومت مین ہی اور باقی تمام
ملک علیحدہ علیحدہ حاکمون کے تحت مین منقسم ہے وہی حاکم شیخ شریف
خلیفہ امیر اور امام کہلاتے ہین بادشاہ اونمین کوئی نہین یہہ ملک
بالکل ریگستان ہی صرف کہین کہین زرخیز زمین مثل جزیرہ کے نظر
پڑتی ہے الغرض آبادی کم اور ویران زیادہ ہے پہاڑ دریا سے

شور کے کنارے اگرچہ بہت بلند نہیں ہیں تاہم
اونمین ہوا کچھہ معتدل رہتی ہے اور باقی سب جگھہ یعنی ریگستان
کے کفدست میدانونمین نہایت گرم ہو وہی سموم جسکا ابہی افغانستان
مین بیان ہوا عرب مین نہایت زور و شور سے چلتی ہے ندے
اور جہیل وہان قسم کہانیکو بھی نہین پہاڑ کے برساتی نالونکو ہم
شمار مین نہین لاتے ریڈ سی کے کنار شمالی کے قریب ہی کوہ طور
ہی جہان موسیٰ پیغمبر کو اوسکی امت کی عقیدے مطابق الہام ہوا تہا
جو سب اضلاع دریائے شور کے کنارے آباد ہین اونمین قہوہ ببول
کا گوند دہوپ صبر سنبل سناخرما گول مرچ وغیرہ بہت اقسام کی چیزین
پیدا ہوتی ہین زراعت بھی وہان لوگ گیہون جوار باجرا نیشکر تماکو
کپاس وغیرہ کی کرتے ہین چاول نہین ہوتا گھوڑا عرب کا تمام دنیا مین
مشہور ہے وہان سے بہتر یہہ جانور کہین نہین ہوتا دو دو ہزار
برس تک کا نسبنامہ وہان والے اپنے گھوڑونکا یاد رکہتے ہین اور
اونٹ اور گدہا بہی وہان نہایت خوب ہوتا ہی گدہے کی سواری
مین وہان عیب نہین سمجھتے بلکہ بڑی رغبت سے چڑہتے ہین اور

شتر ہو گویا خالق نے اوسی ملک کیواسطے خلق کیا جو یہہ جانور نہوتا تو عرب
والونکو اوس ملک مین رہنا مشکل پڑجاتا اِسکا شکم اندر سے ایسا خانہ دار بنایا ہے
کہ وہ سات دن کا پانی یکبارگی پی سکتا ہی اِسکے کف پا اسفنج کیطرح ایسے
نرم اور پھیلے ہوے پھولے ہین کہ وہ ریت مین نہین دہستے آنکھہ ناک کان
اس جانور کے سب ریگستان کے گون کے بنے ہین سچ ہے کہ خدا نے
جہان جس کام کے لئے جسے پیدا کیا ویسا ہی اوسے سب سامان دیا شتر مرغ
ایک پرند وہان آٹھہ فٹ بلند ہوتا ہی ڈیڑہ ڈیڑہ سیر کے بیضے دیتا ہے
پرواز نہین کرسکتا لیکن بہاگتا بہت ہی آدمی کے بار کا بخوبی متحمل ہوتا ہے
اور کبہر الکڑی لوہے تک بھی کہا جاتا ہی ٹڈیون کا عرب گہر ہی وہان والے
اونکو بریان کرکے بڑے مزے سے کہاتے ہین کہین سے سیسا
لوہا اور چاندی نکلتا ہی اِلّا بہت قلیل بحرین کا جزیرہ ایران کی کہاڑی مین
عرب کی ساتھہ شمار کیا جاتا ہی اوس جزیرہ کے آدمی سمندر سے موتی نکالتے
ہین اور سقوطرہ کے جزیرہ مین جو عرب کی کنار جنوب سے دو سو چالیس میل دور ہے
اور افریقیہ کی کنار مشرق سے نزدیکتر ہے مرجان اور عنبر (۱) ملتا ہی آدمی وہان کے میانہ قد

(۱) عنبر ایک دریائی جانور کا براز ہی دریاے شور پر تیرتا یا کنارے پر پڑا ہوا ملتا ہے

گندم رنگ جو نمرد خاصے گہوڑ چڑہے ہے حد باکر نہین استاد مسافر نواز مہمان
پہونچتے ہین اور اشراف ہوتے ہین شہر سے پر اون کے ایک بد باری
کے ساتہہ اوداسی سی جہاڑی رہتی ہے لیکن انمین بہت آدمی خانہ بدوش
یعنی بدو ہین اور مثل تاتاریون کے خیمون مین رہا کرتے ہین اکثر
بالکل اور سوداگرون کے قافلے لوٹ کر اپنی گذر کرتے ہین ٹوپیان وہان کے
آدمی پہنتی یا ادنی ایک پر دوسری پندرہ پندرہ تک رنگا رنگ کی
پہنتی ہین اور پروا لے سے عمدہ ہوتی ہے غریب سے غریب بہی دو ضرور پہنیگا
اور پھر اوپر دوپٹا باندہتے ہین اس ملک کے آدمی اونٹ کا گوشت اور
اونٹنی کا دودہہ بہت کہاتے پیتے ہین محمد کے پیشتر عرب والے
بہی مثل ہندوستانیون کے بت پرستی کرتے تہے اور آدمی کی قربانی
دیتے تہے محمد صلعم نے مورتون کو توڑکر اونہین لانشان لاصورت قادر مطلق
کے پرستش کرنیکی ہدایت کی محمد کے جو بادشاہ جانشین ہوئے وہ
خلیفہ کہلائے زبان عربی مثل سنسکرت کے مشکل ہے اور اوس زبان میں
بہی بہت سی علمی کتابین موجود ہین قہوہ سنا صمغ مصبر سنبل وغیرہ وہان
سے باہر جاتا ہے اور لوہا فولاد سیسا رانگا تلوار چہری شیشے ظروف چینی

وغیرہ باہر سے وہان آتے ہین مکہ ۲۱ درجہ ۲۸ دقیقہ عرض شمالی اور
۴۰ درجہ ۱۵ دقیقہ طول شرقی مین ایک چھوٹی سی ریتیل اور سنگلاخ وادی کے
درمیان آباد ہی نہ اوس شہر مین کوئی باغ ہی نہ کسی جانب درخت اور سبزہ نظر
پڑتا ہی بلکہ پانی بھی پینے کے لائق دس کوس سے لانا پڑتا ہے شہر قرینہ سے
آباد ہی اور [illegible] بھی وسیع اور بارونق ہی آبادی اوسمین قریب تیس ہزار ۳۰۰۰۰
آدمیون کے ہوگی کعبہ یعنی معبد اہل اسلام مکہ کے درمیان چہار دیوار
مربع کے اندر جسکے گوشون پر مینار بنے ہین ایک چھوٹا سا مکان مربع ہے
چھتیس فٹ بلند اور تینتیس فٹ وسیع سیاہ کپڑے سے پوشیدہ اوسکے درمیان ایک
گوشہ مین حجرالاسود (۱) یعنی سنگ سیاہ چاندی سے منڈہا ہوا رکھا ہے
جو زائر آتے ہین اول اس پتھر کو بوسہ دیتے ہین کعبہ تمام سالمین تین روز
کھلتا ہی ایک روز مردون کے لئے دوسرے روز عورات کے لئے تیسرے
روز دہونے اور صاف کرنے کے لئے قریب ہی چاہ زمزم ہی اہل اسلام
اوسکا سوتا بہشت سی آیا بتاتے ہین اور اوسکے پانی پینے مین ثواب عظیم
سمجھتے ہین مکہ اور مدینہ مسلمانونکی پرستشگاہ عظیم ہی اونکے پیغمبر محمد

(۱) یہہ پتھر اوسی قسم کا ہی جسے انگریزی مین ووالکنیک باسالٹ کہتے ہین (Volcanic basalt)

سنہ ۶۹ ہ مین مکہ کے درمیان متولد ہوئے تھے مدینہ مکہ سے دو سو میل شمال
مائل بگوشہ مغرب و شمال پرانی سی شہر پناہ کے بیچ چھہ سو گھر کی آبادی ہے
مسجد محمد کی بہت عظیم الشان بنی ہے چار سو ستون سنگ موسی کے
لگے ہین اور تین سو چراغ ہمیشہ روشن ہتے ہین درمیان مین محمد کے
قبر ہے اوسکے دونون طرف ابو بکر اور عمر مدفون ہین عدن کا قلعہ جو زینہ یعنی
کے مہانے پر یمن کے علاقہ مین ہے کچھہ دنون سے سرکار انگریز
کے قبضہ مین آگیا ❖

ایشیائی روم

اسکو ایشیائی اسواسطے کہتے ہین کہ سلطنت روم ایشیا اور فرنگستان دونون
حصون مین واقع ہے یہان صرف اوسی حصے کا بیان ہوتا ہے جو ایشیا
مین ہے بیان مفصل اس سلطنت کا فرنگستان کے ساتھہ ہوگا کیونکہ اوسکی دار الخلافہ
قسطنطینہ اوسی حصے مین آباد ہے فرنگستان والے اس ملک کو ایشیاٹک ٹرکی
یعنی ایشیائی ترکستان کہتے ہین لیکن اسمین شام کی تمام ولایت اور عرب
اور ایران کے بھی حصے ہین گذشتہ تین ہزار سال کی عرصے مین جیسا اولٹ

پھیر بادشاہتونکا اس قطعہ زمین پر رہا ہی ہرگز دوسری جگہہ بستی مین
نہین آیا کبھی یونانیون نے لیا کبھی رومیون نے دبایا کبھی ایرانیون کے
عمل مین آیا کبھی عربون کے دخل مین گیا کبھی تاتاریون نے اوسے
غارت کیا کبھی فرنگیون نے اوسپر حملہ کیا اور طرفہ یہہ کہ جب جسنے اسملک
کو فتح کیا نئے نئے نامون سے نئے نئے صوبے اور نئے نئے ضلعون
مین تقسیم کیا عیسائیون کی کتب قدیم مین مندرج ہے کہ پانچہزار آٹھہ سو اٹھاون
برس گذرتے ہین خدانے پہلا آدمی اسیملک مین پیدا کیا اور طوفان کے بعد
نوح کا جہاز اِسیملک مین لگا اسی ملک سے آدمی تمام جہان مین پہیلے اور اسے
ملک مین پہلے اقبالمند بادشاہ ہوئے زمین کہودنے سے ابتک مورت
وغیرہ ایسی ایسی چیزین اگلے زمانیکے نکلتی ہین کہ جنسے اوسملک کا کسی وقت
مین نہایت با اقتدار بادشاہونکے زیرنگین ہونا بخوبی ثابت ہی۔
عیسیٰ مسیح اسی ملک مین پیدا ہوئے تھے اور اسی سبب سے وہان
اوس مذہب والونکے بڑے بڑے مقامات پرستش کے ہین الغرض
یہہ اشیائی روم ۳۰ سے ۴۲ درجے عرض شمالی اور ۲۶ سے
۴۸ درجے طول شرقی تک چلا گیا ہے حدود اوسکی مشرق ایران

جنوب مغرب مغرب میڈیٹرینین اور شمال ڈارڈنیلس مارمرا
باسفورس اور بلاک سی نام بحر اعظم کی کہاڑیاں ہیں شرق سے
طرف مغرب ہزار میل طول میں شمال سے طرف جنوب نو سو میل عرض
میں چار لاکھ ننانوے ہزار میل مربع کی وسعت میں ہی آدمی اوسمیں تخمیناً
ایک کروڑ بیس لاکھ ہونگے اور اس حساب سے آبادی اوسکی پچیس
آدمیونکی بھی فی میل مربع نہیں پڑتی شام کا ملک دریاے فرات
اور میڈیٹرینین کے درمیان میں واقع ہی اوسکے حصہ جنوبی
میں فلسطین ہے جہان سے عیسائی مذہب کی بنیاد پڑی اور جسے
عیسائی لوگ پاک بوم کہتے ہین فرات کے مشرق دیار بکر ہی اوسکا
حصہ جنوبی عراق عرب اور حصہ شرقی کردستان خواہ کردستان
کہلاتا ہی اور اوسکے جانب شمال آرم کا علاقہ ہی جسے انگریز لوگ
آرمینیا کہتے ہیں ایشیائی روم میں پہاڑ بکثرت ہین اور میدان کم
شام کے گوشہ جنوب و مشرق میں ریگستان ویران عظیم الشان
ہی پہاڑ و نمین طارس اور آراراٹ یعنی کوہ جودی مشہور ہین
طارس کا سلسلہ میڈیٹرینین کے کنارے سے قریب ہی

قریب راس خل دُ و نیا سے فرات تک چلا گیا ہی اور

ارارات ارض میں روس اور ایران کی سرحد پر سترہ ہزار فٹ بحر

اعظم سے بلند ہی عیسائیونکے مذہب مطابق طوفان کے بعد نوح کا جہاز

اسی ارارات پر اکر لگا تہا ندیون مین دجلہ اور فرات جو بصرے سے

کچہہ دور اوپر ملکر شاط العرب کے نام سے خلیج ایران مین گرتے ہین نامی

مین فرات پندرہ سو میل طولین ہی اور دجلہ آٹہہ سو میل تغلبٹ سے قریب

چالیس میل کے طرف مغرب سینڈ ی ٹرہیین کے کنارے سے متصل

زنجیل کے نیچے ابرم ندی جاری ہے اوسکا قدیم نام اڈونس ہے

اور اسکا پانی گیرو وغیرہ کے ملنے سے جو بالضرور اوسکے کنارے پر

کسی جگہہ ہوگا سال مین ایکبار سرخ ہو جاتا ہی وہان کے نادان آدمے

خیال کرتے ہین کہ کسی زمانہ مین اڈونس نام ایک آدمی کو شکار کہیلتے

ہوئے سوئر نے مار ڈالا تہا اوسی کا خون ہر سال ندی مین آتا ہے

جہیل ڈیڈ سی کی جسے بحر لوط بہی کہتے ہین فلسطین کے حصہ جنوبی مین

پنچاس میل کے قریب طولین ہوگی پانی اوسکا بالکل شور گرد پیش

کے پہاڑ جلے او جاڑ درخت اونہین دیکہنے کو بہی نہین کیا شان ایسے

ہی نہ تو اس جھیل کے قریب کوئی درخت جمتا ہی اور نہ اوسمین کوئی جانور
زندہ رہتا ہی آب و ہوا معتدل اور خوب لیکن سب جگہہ ایک سی نہین ہے
بلند پہاڑونپر یہان تک سردی پڑتی ہی کہ وے ہمیشہ برف سی پوشیدہ
رہتی ہین اور ریگستان کے درمیان سموم چلا کرتی ہے آدمی وہانکے
کاہل اور غلیظ ہین اس سبب سے وبا اکثر پھیل جاتی ہے زلزلہ اوسملک
مین بہت آتا ہی زمین اکثر جگہہ بارآور ہی لیکن وہان والے زراعت
مین محنت نہین کرتے جو گیہون نکی روئی تماکو قہوہ افیون مستکی جسے
عوام الناس رومی مستگی کہتے ہین زیتون انگور ثعلب مصری وغیرہ
بہت قسم کے غلے میوے اور ادویات پیدا ہوتی ہین بکریون سے
وہان ایک قسم کا پشمینہ حاصل ہوتا ہے اور ریشم بھی وہانکی پیداپیشون
مین شمار کیا جاتا ہی گدہی گھوڑی خچر شتر لگڑبگہی بہالو بھیڑیے شغال وغیرہ
صحرائی و خانگی جانور افراط سی ہین لیکن لشکر ملخ وہان اسطرحکا عرب
کے ریگستانون سے مثل ابر محیط ہوتا ہے کہ اکثر زراعت بالکل غارت
ہو جاتی ہے اگر ہوائے گوشہ مشرق و جنوب جو وہان اکثر چلتی ہے
اونہین لیجا کر سمندر مین غرق نکیا کرے تو وے شاید تمام دنیا کے

نباتات کہا جاوین تانبے کی کہان اوسملک مین ایک بہت بڑی ہے
رُوڈس اور سپرس سے چھوٹے جزائر بڑی بڑے ینین رشی مین اسی سلطنت
کے ماتحت ہین یہہ وہی روڈس ہے کہ جہان بندر پر کسی زمانہ مین ایک
شکل برنجی سترہا تہہ بلند ایستادہ تھی اور اوسکے پیرون کے بیچ سے
جہاز بادبان اوڑلائے چلے جاتے تھے سپرس کو کپرس بھی کہتے ہین
آدمی اسملک کے ترکمان یونانی ارمنی گرد اور عرب مسلمان اور اکثر عیسائی
بھی ہین زبانین ترکی یونانی شامی عربی ایرانی ارمنی جملہ بولیجاتین
ہین چیزون مین وہان پارچہای ریشمی قالین اور چمڑے نہایت خوب طیار
ہوتے ہین اور ملکون کو جاتے ہین بغداد حلب دمشق ارضِ روم
سمرنا بصرہ موصل اور بیت المقدس اسملک مین نامی شہر ہین
بغداد ۳۳ درجے ۲۰ دقیقے عرض شمالی اور ۴۴ درجے ۲۴ دقیقے
طول شرقی مین دجلہ ندی کے دونون کنارون پر شہرپناہ کے
درمیان نہایت مشہور شہر ہے سنہ ۷۶۲ء مین محمدؐ کے چچا عباس کے پڑپوتے
خلیفہ منصور نے اوسے اپنی دارالسلطنت بنایا تہا اور پہر اوسکے جانشینون
کے عہد مین جنکے نام کا خطبہ گنگا سے لیکر (۱) دریائے نیل بلکہ

(۱) [illegible]

آٹلانٹک سمندر تک پڑہا جاتا تہا اوسنی ایسی رونق پکڑی جسکا بیان الف
لیلا کی عجیب و غریب کہانیونمین کیا ہی بالفعل وسمین اسی ہزار آدمیون سے
زیادہ نہین بستی ۱۲۵۸ء مین جب چنگیز خان کے پوتے ہلاکو نے دہکے
خلیفہ مستعصم باللہ کو قتل کرکے شہر لوٹا آٹھہ لاکھہ آدمی اوسمین قتل
ہوئے تہی ۱۴۰۱ء مین اسی امیر تیمور نے لوٹا اور خاکستر کیا اور ۱۶۳۸ء مین
روم کے بادشاہ چوتھے مراد نے جسے اموراث بھی کہتے ہین
تین لاکھہ فوج سے لشکر کشی کرکے اوسے اپنے قبضہ مین کرلیا حلب
بغداد سے چار سو پچہتر میل مغرب مایل گوشہ مغرب و شمال شہرپناہ کے
درمیان آٹہہ میل کے گرد سے مین اڑہائی لاکھہ آدمیون کی آبادی
بڑی تجارتگاہ ہی اوسکی مسجدونکے سفید سفید منار اور گنبد بڑے بڑے
سرو کے درختونمین نہایت زیب اور خوشنما معلوم ہوتے ہین بازار
اوپر سے بالکل پٹے ہوئے ہین بہ نسبت شدت آفتاب و بارش
سے بڑی حفاظت ہی روشنی کیلیئے دو جانب دریچے کہولدئیے ہین
کسی عصر مین وہ شام کی دار الخلافہ تہا دمشق بغداد سے چار سو
پچہتر میل جانب مغرب کوہستان سے محصور ایک میدان وسیع مین

باغات دلچسپ کے درمیان دریائے بارفار کے دونون کنارون پر دولاکھ
آدمیون کی آبادی ہے وہان سے پچاس میل جانب شمال مایل گوشہ
مغرب وشمال بعلبک مین بعل دیوتا یعنی آفتاب کا ایک قدیم مندر
نہایت عجیب ویران پڑا ہے اوس کے سنگ مرمر کے ستونون
کی بلندی دیکھکر عقل دنگ ہو جاتی ہے ایک پتھر اوس کے
ستونکا جو اب تک پنجے پڑا ہے ستر فٹ طول اور چودہ فٹ عرض
مین اور چودھی فٹ موٹا پچاس ہوا تہا بے کل کے وسیلہ کے
معلوم نہین کس تاب وطاقت سے ان پتھرون کو اٹھاتے تھے +
ارض روم بغداد سے سوا پانچ سو میل طرف گوشہ مغرب وشمال مایل
شمال ارم کے علاقہ مین اور سمرنا حد غربی پر بحر اعظم کے کنارے ہے
ان دونو شہرونمین لاکھہ آدمیون سے کم نہین بستے بصرہ جہان
گلاب کا عطر نہایت نفیس بنتا ہے بغداد سے دوسو اسی میل طرف
گوشہ مشرق وجنوب سات میل کے گرد مین شاط العرب کے داہنے
کنار شہر پناہ کے درمیان آباد ہے اور بڑی تجارتگاہ ہے آدمی اوسمین
تخمیناً ساٹھہ ہزار ہونگے موصل بغداد سے دوسو ساٹھہ میل طرف

گوشہ مغرب وشمال دجلہ کے دہنے کنارے پینتیس ہزار آدمیونکی
آبادی ہی اوسکے مقابل جہان اب موضع تونیا آبادی ہی نینوہ کے
شہر قدیم کا نشان ملتا ہی جسکا حلقہ کسی زمانہ مین ساٹہہ میل تہا
ہین بیت المقدس جسے انگریز جروزلم خواہ اورشلیم کہتے ہین فلسطین
یعنی کنعان کے علاقہ مین ڈیڈ ہی جہیل اور میڈی ٹرے نین
کی کہاڑی کے درمیان پہاڑون سے محصور ایک اونچے میدانمین
تیس ہزار آدمیونکی آبادی ہے وہ سلیمان کے باپ داؤد کا
پائی تخت تہا اور اوسی جگہہ سلیمان نے قادر قدیر کا معبد بنایا
تہا اوسی جگہہ عیسیٰ مسیح صلیب پر کہینچے گئے اور اوسی جگہہ عیسیٰ مسیح
کا روضہ ہی وہان سے چہہ میل سمت جنوب بیت اللحم عیسیٰ مسیح کا مولد
ہی بال مرا خواہ تدمور جو سلیمان نے بغداد سے ساڑہے تین سو میل
جانب مغرب مائل گوشہ مغرب وشمال شام کے ریگستانمین جہان پانی
بہی بمشکل ملتا ہی اور درختوں کا تو مذکور کیا ہی دو ہزار آٹہہ سو اٹہاون
برس گذرے آباد کیا تہا اب وہان اوس شہر نامی کے
عوض کوسون تک مکانات منہدم کے پتھر پڑے ہین اور

صاف شفاف ستونہاے سنگ مرمر تاڑ کے درختون
کی مانند گویا جنگل کہڑے ہین ان عمارات منہدمہ
مین سلیمان کا بنایا ایک آفتاب کا دیول اب بہی قابل
دید ہے بلا مین بغداد سے پچاس میل جانب جنوب
فرات کے دو رویہ بابل کے شہر قدیم کا نشان دیتے ہین
اور مسلمان اور فرنگی دونون کہتے ہین کہ دنیا مین
سب سے بیشتر وہی آباد ہوا تہا اور سب سے بیشتر
وہی شاہ نمرود کا تختگاہ ہوا جسطرح ہندو اودہہ کو
بتلاتے ہین جن دنون یہہ شہر اپنی اوج پر تہا
ساٹہہ میل کے گرد مین آباد تہا ستاسی فٹ چوڑی
اور ساڑہے تین سو فٹ بلند اوسکی شہر پناہ تہی گرد خندق
دروازے برنجی لگے ہوے محلسراے بادشاہی ساڑہے
سات میل کے گرد مین تہری دیوارون کے اندر بہت
خوب بنے ہوے باغ محل کے گرد بستہ باٹکرا اتنا
بلند بنا ہوا کہ اوسمین سے تمام شہر کی

سیر ہوتی رہے اس شہر کو بخت نصر شاہ ایران نے
غارت کیا تہا کربلا بغداد سے پچاس میل بطرف گوشہ
مشرق و شمال فرات کے پار ہے وہان اہل اسلام
پیغمبر محمدؐ کے نواسے حسن حسین مارے گئے تہے
ڈارڈینلس کے کنارے تین ہزار سینتالیس برس
گذرے ٹرائے کا وہ مشہور قلعہ تہا جسے یونانیون
نے بارہ سال کے محاصرہ مین شکست کیا تہا اس جنگ عظیم کا
بیان ایک شاعر یونانی موسوم بہ ہومر نے بڑی صنعت
سے کیا ہے یہان سے ڈیڑھ سو میل طرف مشرق
برسا مین ایک چشمہ آب گرم کا ہے غسل کے لئے او سمین
نفیس حمام بنے ہین *